प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 255 Monday 22nd Sep 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۵۵، مورخہ ۲۲ ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز پیر، ۲۹ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

برطانیہ، کنیڈا اور آسٹریلیا نے فلسطین کو آزاد ملک تسلیم کرلیا

غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی میں مصروف اسرائیل اور اس کے وزیر اعظم نیتن یاہو نیز امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو اتوار کو اس وقت شدید سفارتی جھٹکا لگا جب برطانیہ، آسٹریلیا اور کنیڈا نے مسئلے فلسطین کے ۲/ریاستی حل کو تقویت دیتے ہوئے فلسطین کو آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کرلیا۔ تینوں ملک جو امریکہ کے اتحادی اور اسرائیل کے حامی ہیں، کا یہ اقدام ان کی خارجہ پالیسی کا تاریخی موڑ ہے۔ قابل ذکر ہے کہ برطانیہ نے جولائی میں ہی اسرائیل کو الٹی میٹم دیا تھا کہ اگر اس نے غزہ میں جاری بحران کے خاتمے کیلئے اقدامات نہیں کئے تو برطانیہ ستمبر میں فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرلے گا۔ فلسطینی حکام نے برطانیہ، کنیڈا اور آسٹریلیا کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے جبکہ اسرائیل جو غزہ میں ۶۵/ہزار سے زائد فلسطینیوں کو شہید کرچکا ہے، نے اسے غیر مفید قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ امن کا واحد راستہ براہِ راست مذاکرات ہیں۔ فلسطین کو آزاد ریاست تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے اپنے بیان میں کنیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے کہا کہ ''ہم فلسطین اور اسرائیل دونوں کے پُرامن مستقبل کی تعمیر میں شراکت داری کی پیشکش کرتے ہیں۔'' انہوں نے تل ابیب کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ''اسرائیلی حکومت منظم انداز میں اس امکان کو ختم کرنے کی کوشش کررہی ہے کہ مستقبل میں کبھی فلسطینی ریاست قائم ہوسکے۔'' واضح رہے کہ نیتن یاہو گزشتہ دنوں ہی اعلان کرچکے ہیں کہ فلسطین ریاست نہیں ہوگی۔ کنیڈا کے وزیر اعظم نے کہا کہ ''ریاست فلسطین جس کی قیادت فلسطینی اتھارٹی کررہی ہے کو تسلیم کرنا ان لوگوں کو تقویت دیتا ہے جو پُرامن بقائے باہمی کے خواہاں ہیں۔'' آسٹریلیا کے وزیر اعظم البانیز نے بھی فلسطین کو تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ''کنیڈا اور برطانیہ کے ساتھ مل کر فلسطین کو آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کرنے کا آسٹریلیا کا یہ اقدام ۲/ریاستی حل کیلئے بین الاقوامی کوشش کا حصہ ہے۔'' انہوں نے اپنے وزیرِ خارجہ پینی وونگ کے ساتھ مشترکہ بیان میں کہا کہ ''یہ فیصلہ دو ریاستی حل کی جانب پیش قدمی کو تیز کرنے کیلئے ہے جس کا آغاز غزہ میں جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی سے ہونا چاہیے۔'' تاہم کنیڈا اور آسٹریلیا دونوں کے بیان میں اس بات کو دہرایا گیا کہ حماس کا آزاد ریاست فلسطین میں کوئی کردار نہیں ہونا چاہیے۔ کنیڈا اور آسٹریلیا کے اعلان کے کچھ ہی دیر بعد برطانیہ نے بھی فلسطین کو آزاد ملک کے طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ''فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کیلئے امن اور ۲/ریاستی حل کی امید روشن ہوتی ہے۔'' ماہرین کا کہنا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر فلسطین کو تسلیم کرنے کے اقدامات سیاسی دباؤ کا ذریعہ ہیں لیکن حقیقی تبدیلی کیلئے زمینی سطح پر معاہدوں اور عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ برطانیہ، کنیڈا اور آسٹریلیا کا یہ اعلان اس وقت آیا ہے جب یورپی یونین کے کئی دیگر ممالک بھی فلسطین کو مکمل ریاست کا درجہ دینے پر غور کررہے ہیں۔

ممبئی: بلٹ ٹرین کیلئے ۵/کلومیٹر لمبی سرنگ کی تعمیر مکمل

یہ پروجیکٹ کا پیچیدہ مرحلہ تھا کیونکہ سرنگ کھاڑی کے اندر بنائی گئی ہے، ممبئی کے ۸۰/لاکھ مسافروں کیلئے ۸ ۲۳/خود کار دروازے والی نئی لوکل ٹرینوں کا ٹینڈر بھی جاری کیا گیا، ان ٹرینوں میں وندے بھارت کی طرح ہوا کا نظم کیا جائے گا، وزیر ریل نے دونوں پروجیکٹوں سے متعلق صحافیوں کو تفصیلات بتائیں۔ ممبئی احمد آباد بلٹ ٹرین پروجیکٹ کے لئے گھنسولی اور شیل پھاٹا کے درمیان کھاڑی کے اندر ۵/کلومیٹر طویل سرنگ کی تعمیر مکمل کرلی گئی ہے۔ یہ اس پروجیکٹ کا ایک انتہائی پیچیدہ مرحلہ تھا۔ اسے این اے ٹی ایم (نیا آسٹرین ٹنلنگ میتھڈ) ٹیکنالوجی کی مدد سے بنایا گیا ہے۔ بی کے سی سے شیل پھاٹا تک ۲۱/کلومیٹر طویل سرنگ کا یہ حصہ ہے۔ اس میں سے ۷/کلومیٹر تھانے کھاڑی کے نیچے تعمیر کیا جارہا ہے۔ اس مرحلے کی تکمیل کے بعد سنیچر کو وزیر ریل اشونی ویشنو کے ہمراہ صحافیوں کا دورہ کرایا گیا۔ وزیر ریل نے اس پروجیکٹ کے تعلق سے اب تک کئے گئے کاموں کی تفصیلات بتائیں۔ اس سیکشن میں سرنگ کا کام ۱۷/ماہ قبل شروع کیا گیا تھا۔ وزیر ریل اشوینی ویشنو نے صحافیوں کو بتایا کہ ''بلٹ ٹرین پروجیکٹ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، یہ وزیر اعظم نریندر مودی کا ڈریم پروجیکٹ ہے۔'' انہوں نے ممبئی میں اس پروجیکٹ میں کچھ تاخیر کا ٹھیکرا ادھو ٹھاکرے کے سر پھوڑتے ہوئے کہا کہ ''ان کی سرکار کے دَور میں اجازت نہ ملنے سے کچھ تاخیر ہوئی تھی مگر اسے بھی جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بلٹ ٹرین اپنی تیز رفتاری اور جدید ٹیکنالوجی کے حوالے سے پہچانی جائے گی اور محض ۲/گھنٹے ۷/منٹ میں ممبئی سے احمد آباد پہنچا جاسکے گا۔ اس وقت یہ فاصلہ طے کرنے میں ۸/گھنٹے سے زائد وقت لگ جاتا ہے۔'' یاد رہے کہ ایک طرح بلٹ ٹرین پروجیکٹ کا شور ہے۔ بار بار یہ باور کرایا جارہا ہے کہ ریلوے نے ترقی کی اعلیٰ منازل طے کرلی ہیں۔ دوسری جانب سچائی یہ ہے کہ طویل مسافتی اور لوکل ٹرینوں کا وقت پر چلنا اور مسافروں کو کنفرم ٹکٹ ملنا محال ہے، پھر بھی وزیر ریل کے دعوے الگ ہیں۔

جی ایس ٹی کی شرح گھٹانے کا کریڈٹ لینے والے وزیر اعظم کو آٹھ برس بڑھی ہوئی شرح سے کی گئی لوٹ کی ذمہ داری بھی لینی چاہیے: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: وزیر اعظم نریندر مودی نے آج قوم سے خطاب کرتے ہوئے حسبِ عادت جی ایس ٹی کی شرح میں کمی کا کریڈٹ لینے کی کوشش کی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ۲۰۱۷ میں جی ایس ٹی کو انہی مودی جی نے غیر معمولی طور پر بڑھائی گئی شرحوں کے ساتھ نافذ کیا تھا، جس سے ملک کے صنعت کار، تاجر اور عام شہری بری طرح پریشان ہوئے اور زبردست معاشی لوٹ کا شکار بنے۔ وہی مودی جی آج شرح کم کرنے کا سہرا اپنے سر باندھ کر اپنی پیٹھ تھپتھپاتے نظر آئے۔ گزشتہ آٹھ برسوں میں جی ایس ٹی کی وصولی دوگنی ہوکر بائیس لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے اور اس کا سب سے بھاری بوجھ صارفین اور چھوٹے تاجروں پر پڑا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو شرح میں کمی کا کریڈٹ لینے کے ساتھ ساتھ آٹھ برس بڑھی ہوئی شرح سے کی گئی لوٹ کی ذمہ داری بھی قبول کرنی چاہیے، یہ بات مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہی ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ راہل گاندھی نے بہت پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مودی جی نے جی ایس ٹی کو 'گبّر سنگھ ٹیکس' میں بدل دیا ہے۔ شرح گھٹا کر عوام کی لوٹ بند کرو، یہ مطالبہ انہوں نے مسلسل کیا تھا، مگر فیصلہ کرنے میں مودی جی نے کئی سال تاخیر کی۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں پر تو مودی جی آج بھی خاموش ہیں۔ عوام کو 'دیسی' کا سبق پڑھانے والے وزیر اعظم خود غیر ملکی گاڑیاں، گھڑیاں، قلم اور فون استعمال کرتے ہیں۔ جب وہ 'آتم نربھر بھارت' کا درس دیتے ہیں تو حقیقت میں خود عیش و آرام کی زندگی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ آج انہوں نے کہا کہ یہ 'بچت مہوتسو' ہے، تو کیا گزشتہ آٹھ برس 'لوٹ مہوتسو' چل رہا تھا؟ یہ وضاحت بھی انہیں کرنی چاہیے۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ آج کے وزیر اعظم کے خطاب میں جوش اور اعتماد کی کمی تھی، شاید اس کی وجہ وہ نعرے ہیں جو پورے ملک میں گونج رہے ہیں 'ووٹ چور، گدی چھوڑ' اور عوام میں بڑھتی ہوئی ناراضگی ہے۔ وزیر اعظم کو عوام کو گمراہ کرنے والے بھاشن دینے کے بجائے مہنگائی، بے روزگاری، زراعت اور کسانوں کے مسائل حل کرنے کی سنجیدہ کوشش کرنی چاہیے۔

جلگاؤں مسلم قائدین کی یاول قتل معاملہ کو لے کر پولیس انتظامیہ سے تفصیلی ملاقات

21 ستمبر کو جلگاؤں وقف کوآرڈنیشن کمیٹی نے تیسری بار یاول کا دورہ کیا اور متاثر خاندان سے مُلاقات کر اُنکو تسلی دیتے 8 ھوئے ہر طرح کی مدد کی۔ آپ کو معلوم ہے کہ چند روز قبل یاول میں ایک 6 سالہ معصوم عبدالحنان کو بڑی بے دردی اور وحشیانہ انداز سے قتل کردیا گیا تھا۔ کمیٹی نے متاثرہ خاندان کو ہر ممکن تعاون فراہم کیا، صورتحال کو پرامن کرنے، ملزمان کی گرفتاری، شواہد اکٹھے کرنے اور امن برقرار رکھنے میں مدد کی۔ متاثرہ خاندان جلگاؤں بھی آیا اور کمیٹی کے صدر مفتی محمد ہارون ندوی اور کوآرڈینیٹر عبدالکریم سالار سے اقراء کالج میں ملاقات کی، جہاں وہ اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ ماہر وکلاء کے ساتھ کام کرتے رہے۔ گزشتہ روز تیسری بار کمیٹی نے متاثرہ خاندان سے ملاقات کی اور پھر یاول پولیس تھانے کا دورہ کیا۔ پولیس انسپکٹر دھربیلے نے ایک گھنٹہ تک تفصیلی ملاقات کی، کیس کی تمام باریکیوں پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ کام کیسے آگے بڑھ رہا ہے۔ اسی طرح کمیٹی کے ارکان نے دہیگاؤں میں ۲۱ سالہ جوان عمران پٹیل قتل کیس پر بھی تفصیلی بات کرتے ہوئے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔ اللہ سب کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین اس دورے میں کمیٹی کے صدر مفتی محمد ہارون ندوی کے ساتھ کوآرڈینیٹر عبدالکریم سالار، سید ایاز علی، خالد بابا باغبان اور عرفان سالار، اور ایڈوکیٹ علیم شیخ بھی موجود تھے۔

رکن اسمبلی گوپی چند پڈلکر کے توہین آمیز بیان کے خلاف ممبئی میں این سی پی (شرد پوار) کا احتجاجی مظاہرہ

ممبئی: بی جے پی کے رکن اسمبلی گوپی چند پڈلکر کی جانب سے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے سینیئر لیڈر اور سابق وزیر جینت پاٹل پر کیے گئے مبینہ طور پر غیر شائستہ اور توہین آمیز تبصرے کے خلاف آج ممبئی میں پارٹی کی جانب سے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ پارٹی نے کہا ہے کہ یہ طرزِ عمل مہاراشٹر کی سیاسی ثقافت پر بدنما داغ ہے اور اسے کسی بھی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ احتجاجی مظاہرے کی قیادت ممبئی صدر راکھی جادھو اور یوتھ ونگ ممبئی کے صدر ایڈوکیٹ امول ماتیلے نے کی۔ یہ مظاہرہ شیواجی نگر، گوونڈی کے راجارام باپو پاٹل گراؤنڈ پر منعقد ہوا، جس میں پارٹی کے بڑی تعداد میں کارکنان شریک ہوئے۔ ایڈوکیٹ امول ماتیلے نے اپنے خطاب میں کہا کہ جب تک گوپی چند پڈلکر عوامی طور پر غیر مشروط معافی نہیں مانگتے تب تک یہ احتجاج جاری رہے گا۔ اگر انہوں نے معافی نہیں مانگی تو این سی پی (شرد پوار) بی جے پی کے دفاتر کے سامنے براہِ راست احتجاجی تحریک شروع کرے گی۔ پارٹی کی ممبئی صدر راکھی جادھو نے کہا کہ مہاراشٹر کی سیاسی تہذیب کی توہین کرنے والوں کو جمہوری طریقے سے سخت جواب دیا جائے گا۔ خواتین اور بزرگوں کی توہین کرنے والے کو سماج کبھی معاف نہیں کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کو اس معاملے پر اپنی باضابطہ پالیسی واضح کرنی چاہیے۔ اگر پڈلکر کے خلاف اندرونِ پارٹی کارروائی نہیں ہوئی تو ممبئی میں بی جے پی کے ہر پروگرام کو مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پارٹی نے اپنی باضابطہ مطالبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر حکومت اس معاملے پر سخت نوٹس لے اور گوپی چند پڈلکر کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ پارٹی کے مطابق یہ صرف ایک رہنما کی توہین نہیں بلکہ مہاراشٹر کی سیاسی روایت اور کلچر کی توہین ہے۔ اس احتجاج میں ضلعی صدر ملند کامبلے، دھننجے دادا پیسال، عارف بھائی سید، ممبئی خواتین ونگ کی صدر پریا تائی بانڈوڈکر سمیت بڑی تعداد میں عہدیداران اور کارکنان شامل ہوئے۔ پارٹی نے واضح کیا ہے کہ مہاراشٹر کی سیاسی ثقافت کی توہین کرنے والوں کو کسی حال میں نہیں چھوڑا جائے گا۔ جب تک پڈلکر معافی نہیں مانگتے اور حکومت کارروائی نہیں کرتی، احتجاجی تحریک جاری رہے گی۔

ایک شام خمار دہلوی اور احترام صدیقی کا کامیاب انعقاد

نئی دہلی۔ گزشتہ شام فنکار کلچرل گروپ، رجسٹرڈ کے زیرِ اہتمام ایس ایس ہال، نرمان وہار، نئی دہلی میں ایک شام خمار دہلوی اور احترام صدیقی کے نام سے کل ہند مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت معروف شاعر اعجاز انصاری نے کی جبکہ اس موقع پر ڈاکٹر ظاہر خاں اور اسلم راشد مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے۔ نظامت کے فرائض مشاعرہ کنوینر اسلم بیتاب نے انجام دیئے۔ اعجاز انصاری نے اپنے صدارتی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج نہ صرف خمار دہلوی اور احترام صدیقی مبارکباد کے مستحق ہیں بلکہ کلچرل گروپ کو بھی مبارکباد پیش کی جانی چاہئے کہ اس نے اس اہم فریضے کو انجام دیا ہے۔ کسی کی خدمات کا اعتراف کرنا ہی بہت بڑی خدمت ہے۔ مشاعرے کے آغاز میں فوزیہ افضال نے فنکار کلچرل گروپ کے بارے میں بتاتے ہوئے دونوں صاحب اعزاز شاعروں کی خدمات کا بھی خصوصی تذکرہ کیا۔ جن شعرائے کرام نے مشاعرے میں اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا ان کے اسمائے گرامی اس طرح سے ہیں: متین امروہوی، خمار دہلوی، اعجاز انصاری، عبدالرحمان منصور، اسلم راشد، اجے عکس، اسلم بیتاب، وسیم جہانگیر آبادی، خرم نور، جاوید عباسی، فرید احمد فرید، احترام صدیقی، پونم ماٹیا، حماد دہلوی، گنجن اگروال، روزی خان و دیگر شعرا۔ آخر میں اسلم بیتاب نے تمام مہمانوں اور شعرا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مشاعرے کے اختتام کا اعلان کیا۔ صف سامعین میں عارف انصاری، محمد ظفر قریشی، آصف اقبال، اظہار اختر، اعظم پرویز، حنا پروین اور عروج اختر کے نام خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔

وزیر پنکجا تائی منڈے کی ڈاکٹر یوگیش شرساگر کی رہائش گاہ پر ملاقات

بیڑ (نامہ نگار) 21 ستمبر: ریاستی وزیر پنکجا تائی منڈے نے اتوار (21 ستمبر) کو نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے بیڑ اسمبلی صدر ڈاکٹر یوگیش شرساگر کی رہائش گاہ پر خیر سگالی ملاقات کی۔ اس موقع پر شرساگر خاندان کی جانب سے پنکجا تائی منڈے کا استقبال و اعزاز کیا گیا۔ اس دوران بی جے پی ضلع صدر شنکر دیشمکھ، سابق میونسپل صدر ڈاکٹر دیپا تائی شرساگر، مدیر دلیپ گھستی، ڈاکٹر ساریکا تائی شرساگر، بی جے پی یوا مورچہ ضلع صدر سنجے آنڈھلے، ڈی سی سی بینک کے سابق صدر آدتیہ سارڑا، چمپاوتی ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ کے چندرکانت مولے، ارشاد بلڈر، سلیم جہانگیر، بی جے پی اقلیتی نوگن ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر عامر صدیقی، نیشنلسٹ کانگریس اسٹوڈنٹ فرنٹ کے ضلع صدر شبھم کاتانگلے سمیت بی جے پی اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے عہدیداران و کارکن موجود تھے نگر پریشد الیکشن سے قبل ہوئی یہ دوستانہ و فیملی نشست نئی سیاسی آہٹ کی طرف اشارہ ہے۔

جالنہ میں ''فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس'' کا قیام

ملت کے تحفظ اور رہنمائی کے لئے مشترکہ حکمت عملی اپنانا وقت کی ضرورت مولانا نظام الدین

ملت کے اجتماعی مسائل کے حل اور مؤثر نمائندگی کے لئے فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس الیاس فلاحی

جالنہ (سید شاکر کے ذریعہ): مسلمانوں کے اجتماعی مسائل کو منظم طور پر حل کرنے اور حکومت و انتظامیہ کے سامنے ان کی مؤثر نمائندگی کرنے کے مقصد سے ''فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمز'' (FMM) کا قیام جالنہ میں عمل میں آیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ مجاہد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے فیڈریشن کے کوآرڈینیٹر شیخ عبدالمجیب نے کہا کہ فیڈریشن کے قیام کے لیے ریاست مہاراشٹر کے عمائدین سے ملاقات کی گئی جس ریاست ''دینی جماعتوں کے ذمہ داران، ماہرینِ قانون، اہلِ دانش اور سماجی رہنماؤں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بدلتے حالات میں ایک متحدہ فورم کا قیام ملت کی بقا اور رہنمائی کے لئے ضروری ہے۔ الحمدللہ، اسی مقصد کے تحت فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس قائم کیا گیا ہے تاکہ اجتماعی آواز کے ذریعے ملت کے مستقبل کو محفوظ بنایا جا سکے۔'' حضرت مولانا نظام الدین فخر الدین فیڈریشن کے کنوینز اور رکن مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کہا کہ ''آج ملت جن سنگین مسائل سے دوچار ہے، ان سے نمٹنے کے لئے انفرادی کوششیں ناکافی ہیں۔ اس وقت تمام مکاتبِ فکر اور تنظیموں کا ایک ہمہ گیر پلیٹ فارم پر جمع ہونا ناگزیر ہے تاکہ ملت کے تحفظ اور رہنمائی کے لئے مشترکہ حکمتِ عملی اپنائی جاسکے۔'' اس موقع پر اپنے خطاب میں مولانا الیاس خان فلاحی نے کہا کہ ''ملک کے موجودہ حالات نہایت نازک اور تشویشناک رخ اختیار کرچکے ہیں۔ ملتِ اسلامیہ ہند پر ان کے پڑنے والے اثرات ہر دردمند دل کو مضطرب اور بے چین کیے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات کا تقاضا ہے کہ ملت کے اہلِ حل و عقد، علماء و زعماء اور تنظیموں کے ذمہ داران ایک مشترکہ لائحہ عمل اختیار کریں تاکہ ملت کو درپیش چیلنجز کا مؤثر مقابلہ کیا جاسکے۔'' آپ نے مزید کہا کہ جالنہ کا یہ اجلاس سے میں بہت پُرامید ہوں اس موقع پر مفتی فہیم، مولانا سہل ندوی محمد افتخار، شکیل احمد علیم قریشی حافظ زبیر فاروقی احمد بن سعید چاوس مولانا عیسیٰ خان، حافظ مجاہد اقبال پاشاہ نے اظہار خیال کیا۔ اس پروگرام میں جمعیت العلماء: مولانا سہل ندوی، مولانا مفتی فہیم احمد، مولانا عیسیٰ خان کاشفی جماعت اسلامی ہند: عبدالوحید، سید شاکر، شیخ اسماعیل، سفیر احمد اہل سنت والجماعت: حافظ انیس، حافظ مجاہد رہنمائے حج کمیٹی: شکیل احمد، احمد بن سعید چاوس، تعلیمی میدان: محمد افتخار الدین، سید سلیم، محمد صاحب قریش برادری: احمد نور قریشی، علیم قریشی، طاہر قریشی علماء: مولانا سرور قاسمی، حافظ عظیم، حافظ زبیر فاروقی سماجی شخصیات: بزرگ قائد خان، اقبال پاشا، مرزا شاہد بیگ، طالب نوراللہ خان کاغذی، اشفاق یس آئی او: سید توحید ایم پی جے: شیخ ابراہیم پیامِ انسانیت: نمائندے کے علاوہ ضلع سے 60 سے زائد اہم شخصیات نے شرکت کی اتفاق رائے سے فیڈریشن کے 06 کنوینرز بنائیں گئے سفیر احمد، مفتی یُوسُف، مولانا عیسیٰ خان، حافظ انیس، شکیل احمد، احمد نور قریشی اور حافظ زبیر فاروقی پروگرام کا اختتام مولانا نظام الدین فخر الدین کی دعا پر ہوا۔ نظامت کے فرائض سید شاکر نے بحسن و خوبی انجام دیئے۔ منتظمین نے اعلان کیا کہ بہت جلد اس فیڈریشن کی تفصیلی رُوپ ریکھا اور خاکہ عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

معروف اسلامک اسکالر محمد عبداللہ جاوید کا بیڑ میں استقبال، سید حسین اختر کے ہاتھوں اعزاز

بیڑ (نامہ نگار): کرناٹک کے شہر رائچور سے تعلق رکھنے والے ممتاز اسلامک اسکالر محمد عبداللہ جاوید نے 19 ستمبر 2025 کو بیڑ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے شہر کے مختلف مقامات پر اہم موضوعات پر خطابات کیے۔ اپنی اس خصوصی بیڑ آمد کے دوران انہوں نے شہر کے معروف اردو دوست اور ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر یونیورسٹی، اورنگ آباد کے اسٹڈی بورڈ کے رکن سید حسین اختر کی قیام گاہ پر بھی حاضری دی اور ان سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ایک مختصر مگر پُروقار اعزازی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں سید حسین اختر نے پھولوں کے گلدستے اور شال پیش کر کے محمد عبداللہ جاوید کا پُرتپاک استقبال و اعزاز کیا۔ اس اعزازی تقریب میں بیڑ شہر کی متعدد علمی و دینی شخصیات موجود تھیں جن میں بزرگ اسلامک اسکالر سید شفیق ہاشمی، قمر ناز سر، شیخ محسن سر، ایڈوکیٹ حسیب اختر، انجینئر امان اختر، خضر بھائی، ایڈوکیٹ عبدالصمد سر اور محمد ہارون شامل ہیں۔ محمد عبداللہ جاوید کی اس خصوصی آمد سے بیڑ شہر کے علمی، دینی اور سماجی حلقوں میں خوشی اور جوش و خروش کی لہر دوڑ گئی اور اس کو شہر کے لیے باعثِ اعزاز قرار دیا جارہا ہے۔

آریان خان

'پاپا کی پرچھائیں سے نکلو، تو معلوم ہوگا کہ باہر کتنی دھوپ ہے'

بہ شکریہ بی بی سی اردو

آریان خان کا ڈیبیو اب حقیقت بن چکا ہے۔

ہندی سینما کے سب سے بڑے سپر سٹارز میں سے ایک، شاہ رخ خان کے بیٹے آریان خان بطور ڈائریکٹر نیٹ فلیکس پر 19 ستمبر کو اپنی سیریز 'دی بیڈز آف بالی ووڈ' لے کر آ رہے ہیں۔

اس شو کا تھیم بالی ووڈ اور نیپوٹزم (اقربا پروری) کے گرد گھومتا ہے۔

سیریز میں ایک فلمی خاندان سے آئی ہیروئن کہتی ہیں کہ 'کسی کی پرچھائیں میں رہنا، اپنے آپ میں ایک جدوجہد ہے۔'

جس کے جواب میں ہیرو (جس کا تعلق کسی فلمی خاندان سے نہیں) کہتا ہے کہ 'پاپا کی پرچھائیں سے نکلو تو معلوم ہو گا کہ باہر کتنی دھوپ ہے۔'

پچھلے کچھ برسوں سے ہندی سینما میں نیپوٹزم یعنی اقربا پروری کا موضوع بہت زیادہ زیرِ بحث رہا ہے۔

آریان جب اپنی سیریز لانچ کرنے کے لیے پہلی مرتبہ سٹیج پر آئے تو انھوں نے اپنے والد یعنی شاہ رخ خان کا نام لینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔

انھوں نے کھل کر کہا: 'پچھلے کئی دنوں سے مسلسل پریکٹس کر رہا ہوں۔ میں اتنا گھبرایا ہوا ہوں کہ میں نے اپنی تقریر ٹیلی پرامپٹر پر بھی لکھوا دی ہے اور اگر یہاں بجلی چلی گئی، تو کاغذ پر بھی اپنی تقریر لکھ کر لایا ہوں، ٹارچ کے ساتھ۔ اور تب بھی اگر مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔ تو پاپا ہیں نا!'

کچھ لوگوں نے اس میں سپر سٹار شاہ رخ کو دیکھا تو کچھ نے کہا کہ وہ اپنے والد کی بات کر رہے تھے، نہ کہ سپر سٹار کی۔

آریان خان اور نیپوٹزم

سوال یہ ہے کہ کیا آریان خان کو لوگ صرف اور صرف 'نیپو کڈ' کے چشمے سے دیکھیں گے یا ان کے کام کی بنیاد پر؟

فلم ٹریڈ اینالسٹ گریش وانکھڑے نے بی بی سی کو بتایا کہ 'آریان خان نے ایک رسکی شو بنایا ہے۔ اس کے لیے میں انھیں پورے نمبر دوں گا۔'

گریش وانکھڑے کہتے ہیں 'ان کا پہلا شو فلم انڈسٹری اور نیپوٹزم پر ہی پیروڈی ہے۔ وہ چاہتے تو ایک محفوظ راستہ اختیار کر سکتے تھے، بطور ایکٹر لانچ بھی ہو سکتے تھے۔'

انھوں نے مزید کہا کہ 'نیپوٹزم کی بحث تو چلتی رہے گی۔ ایکٹر کا بچہ ایکٹر بنتا ہے، یہ فطری بات ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ انھیں پلیٹ فارم مل جاتا ہے، لیکن ثابت تو خود کو ہی کرنا پڑتا ہے۔'

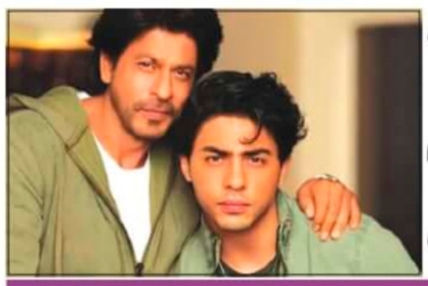

اننیا اور سدھانت آمنے سامنے

نیپوٹزم پر فلم انڈسٹری کے اندر بھی مختلف آرا پائی جاتی ہیں۔

سنہ 2022 میں ایک انٹرویو کے دوران اداکارہ اننیا پانڈے نے کہا تھا کہ ان کے والد چنکی پانڈے کو کبھی کافی وِد کرن جیسے شو پر نہیں بلایا گیا۔

جس پر اداکار سدھانت چترویدی نے جواب دیا 'جہاں ہمارے خواب پورے ہوتے ہیں، وہاں سے اِن کی سٹرگل (جدوجہد) شروع ہوتی ہے۔' (یعنی فلمی پس منظر رکھنے والوں کے لیے جدوجہد کی تعریف بالکل مختلف ہوتی ہے۔)

اداکارہ سوارا بھاسکر بھی مانتی ہیں کہ فلم انڈسٹری میں نیپوٹزم موجود ہے۔

بی بی سی سے گفتگو میں انھوں نے کہا 'یہ صحیح ہے کہ مجھے وہ لانچ نہیں ملا جو بڑے ستاروں کے بچوں کو ملتا ہے۔ جہاں کسی سٹار کے بچے کو آگے بڑھنے میں دو سال لگتے ہیں، وہاں مجھے دس سال لگ گئے۔ لیکن میرے پاس دوسرے بہت سے مراعات بھی ہیں جو شاید کسی چھوٹے قصبے سے آنے والی لڑکی کے پاس نہ ہوں۔ ہر انڈسٹری میں لوگ نیپوٹزم کا شکار ہوتے ہیں۔'

گریش وانکھڑے کے مطابق اگر آریان خان جیسے لوگوں کے لیے ان کے والدین سہارا ہیں تو ایسے کئی ستاروں کے بچے ہیں جو نہیں چل پائے کیونکہ اصل پیمانہ ٹیلنٹ اور ناظرین کی قبولیت ہے۔

انڈسٹری کے کئی ناکام سٹار کڈز

دیو آنند سے لے کر سنیل شیٹھی تک کئی بڑے اداکاروں کے بچے کامیاب نہیں ہو سکے۔

دھرمیندر نے اپنے بیٹوں سنی اور بوبی دیول کو شاندار انداز میں لانچ کیا تھا۔ سنی کامیاب ہوئے لیکن بوبی لمبے عرصے تک غائب رہے اور حالیہ برسوں میں ہی انھیں اینمل جیسی فلموں سے نئی پہچان ملی۔

کپور خاندان کو ہندی سینما کی فرسٹ فیملی کہا جاتا ہے۔ لیکن اس خاندان میں بھی راج کپور کے بیٹے راجیو کپور مثال ہیں جو چند فلموں کے بعد منظر سے غائب ہو گئے۔

اسی طرح سنجے دت، انیل کپور اور عالیہ بھٹ کامیاب ہوئے، لیکن پُرو راج کمار، سنیل آنند، کنال گوسوامی، مالا سنہا، ہیما مالنی اور سنیل شیٹھی کے بچے ناکام رہے۔

کچھ عرصہ پہلے کرن جوہر کی ایک ویڈیو آئی جس میں ان کے بیٹے نے 'نیپو کڈ' لکھی ٹی شرٹ پہنی تھی۔

سینئر فلم نقاد اجے برہماتمج اس پر سوال اٹھاتے ہیں: 'نیپوٹزم کی سچائی کو مزاح کے ذریعے اتنا ہلکا کر دو کہ وہ اپنا مطلب کھو دے۔ انڈسٹری کے اندرونی لوگ یہی کر رہے ہیں۔ کبھی ایوارڈ شو میں مذاق اڑاتے ہیں، کبھی بے شرمی سے قبول کر کے ہنستے ہیں۔'

وہ کہتے ہیں کہ 'طاقتور ہمیشہ فائدے میں رہتا ہے اور نیپو کڈ کو یہ طاقت ملتی ہے۔ پچھلی نسل نے محنت کی ہے تو اس کا فائدہ نسلوں کو ملے، یہ دلیل غلط رجحانات کو جائز قرار دیتی ہے۔'

نیپوٹزم کی بحث سوشانت سنگھ راجپوت کی موت کے بعد زیادہ تیز ہو گئی ہے۔

اداکار منوج باجپئی اسے فضول بحث مانتے ہیں۔ ان کے مطابق فلم انڈسٹری ایک پرائیویٹ بزنس ہے، جہاں سرمایہ لگانے والا اپنی مرضی سے کام کرتا ہے۔

اداکار نوازالدین صدیقی کا کہنا ہے کہ اس بحث کا دارومدار ناظرین پر بھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'آپ لوگ ہی نیپوٹزم کرتے ہیں۔ جب کسی سٹار کا بچہ لانچ ہوتا ہے تو آپ لوگ ہی ان کی فلمیں دیکھنے جاتے ہو۔'

نوازالدین صدیقی کہتے ہیں کہ 'وہ بھی محنت کرتے ہیں۔ ایسا نہیں کہ بس بستر سے اٹھ کر ایکٹنگ کرنے آ گئے۔'

یہ بحث ہالی وڈ میں بھی عام ہے۔

مثال کے طور پر ہدایت کار فرانسس فورڈ کوپولا کی بیٹی سوفیا کوپولا کے بارے میں ویب سائٹ وائس نے لکھا: 'ایک صاف شفاف کیس ہے نیپوٹزم کا جو سٹیرائیڈز پر چڑھا ہوا ہے'، حالانکہ ان کی فلموں نے آسکر جیتے ہیں۔

آریان خان کی سیریز کے ٹریلر میں ایک ڈائیلاگ ہے: 'بالی ووڈ خوابوں کا شہر ہے۔۔۔ مگر یہ شہر سب کا نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ ہیرو کے گھر پیدا ہوتے ہیں اور کچھ۔۔۔ ہیرو پیدا ہوتے ہیں۔'

اب اسی ڈائیلاگ کی کسوٹی پر آریان خان کو بھی پرکھا جائے گا۔

اداکار نہیں بننا چاہتا تھا قسمت اداکاری کے میدان میں لے آئی، شاہ رُخ خان

بالی ووڈ کے سپر اسٹار شاہ رخ خان نے انکشاف کیا ہے کہ وہ اداکار نہیں بلکہ فلم ساز بننا چاہتے تھے۔ شاہ رخ خان نے ایک حالیہ گفتگو میں انکشاف کیا ہے کہ وہ ابتدا میں اداکار بننے کے خواہش مند نہیں تھے بلکہ ان کا اصل شوق فلم سازی تھا۔ شاہ رخ کا کہنا تھا کہ انہوں نے جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ماس کمیونیکیشن اسی لیے کیا تاکہ ہدایتکاری سیکھ سکیں، لیکن قسمت انہیں اداکاری کے میدان میں لے آئی، جہاں وہ آہستہ آہستہ انڈسٹری کے صفِ اول کے اداکار بن گئے۔ شاہ رخ خان نے اپنے بیٹے آریان خان سے متعلق بھی گفتگو کی اور بتایا کہ آریان نے بھی ان کی طرح اداکاری کے بجائے فلم میکنگ کو ترجیح دی ہے اس ہی لئے وہ کسی فلم میں بطور اداکار شامل نہیں ہو رہے۔ یاد رہے کہ آریان نے حال ہی میں نیٹ فلکس پر ریلیز ہونے والی ویب سیریز 'دی بیڈز آف بالی ووڈ' کے ذریعے بطور ہدایتکار انڈسٹری میں ڈیبیو کیا ہے، جس میں لکشا، بوبی دیول، راگھو، سحر بمبا، منوج پاہوا، مونا سنگھ اور رجت بیدی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ شاہ رخ کا کہنا تھا کہ آریان بھی بچپن سے ہی فلم سازی میں دلچسپی رکھتا ہے اور وہ خود ہی سب سیکھ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اپنے بچوں پر کسی بھی شعبے کا انتخاب کرنے کے لیے کبھی دباؤ نہیں ڈالتے اور انہیں مرضی سے زندگی میں آگے بڑھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

'فلسطین کو آزاد کرو'، ایمی ایوارڈز تقریب میں اداکار خاویئر بارڈم اور ہنا اینبنڈر کے نعرے

امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں 77ویں ایمی ایوارڈز کی تقریب کے دوران کئی شرکا کے ذہنوں پر غزہ میں جنگ کی صورتحال اور حالات کا اثر رہا۔

اداکارہ میگن سٹالٹر تقریب میں شرکت کے لیے پہنچیں تو کچھ غیر معمولی نہ تھا کیونکہ اُنہوں نے سفید ٹی شرٹ اور جینز زیب تن کر رکھی تھی۔ مگر پھر لوگوں کی نظر اُن کے سیاہ رنگ کے پرس پر ٹھہر گئی جس پر سفید ٹیپ لگی ہوئی تھی اور ایک سادہ سا پیغام کندہ تھا کہ 'جنگ بندی'۔

بالی وُڈ کے معروف اداکار خاویئر بارڈم جن کو سیریز 'مونسٹرز' میں بہترین معاون اداکار کے طور پر ایوارڈ کے لیے نامزد کیا گیا تھا، نے ایمی ایوارڈ کی تقریب میں شرکت کے موقع پر فلسطینی کفایہ (فلسطین کا رومال) گردن کے گرد لپیٹ رکھا تھا۔

انہوں نے ریڈ کارپٹ پر اے ایف پی سے گفتگو میں کہا کہ 'میں اکیلا نہیں ہوں، بہت سے لوگ مجھے سرگوشیوں میں اپنی سپورٹ کا بتا رہے ہیں، اور میں کہتا ہوں کہ سرگوشیاں مت کریں، بلند آواز میں بولیں۔'

بالی وڈ رپورٹر سے گفتگو کرتے ہوئے اداکار نے سیریز میں ادا کیے کردار سے متعلق بات کرنے کے بجائے غزہ میں جاری جنگ پر اظہار خیال کیا۔

اداکار کا کہنا تھا کہ 'اگست کے اختتام پر بین الاقوامی سکالرز کی ایسوسی ایشن نے قرار دیا کہ جو کچھ غزہ میں ہو رہا ہے وہ نسل کشی ہے۔'

خاویئر بارڈم نے کہا کہ 'یہی وجہ ہے کہ ہم اسرائیل پر کمرشل اور سفارتی پابندیوں کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ اس نسل کشی کو روکا جاسکے۔ فلسطین کو آزاد کرو۔'

انہوں نے کہا کہ 'ہم فلسطین کے لیے فلمی صنعت کے لوگوں کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ یہ ایک عظیم یونین ہے اور مزید لوگ اس گروپ میں شامل ہو رہے ہیں۔'

سوشل میڈیا پر تبصرہ کرنے والوں نے اداکار کے خیالات اور بیان کو ریکارڈ کرنے والے رپورٹر کی بھی تحسین کی جنہوں نے خاویئر بارڈم کی بات کو کاٹا نہیں اور اُن کو سب کچھ کہنے کا موقع دیا۔

دریں اثنا معاون اداکارہ کے طور پر ایمی ایوارڈ حاصل کرنے والی اداکارہ ہنا اینبنڈر نے اپنی وکٹری سپیچ کے دوران سٹیج پر فلسطین کی آزادی کا مطالبہ کیا۔

سلمان عامر پھر ایک ساتھ!

ایمزون پرائم ویڈیو اپنے ناظرین کے لیے ہنسی سے بھرپور ایک نیا ٹاک شو" ٹو مچ وِتھ کاجول اینڈ ٹوئنکل" لا رہا ہے، جس کی میزبانی بالی ووڈ اداکارائیں اور قریبی دوست کاجول اور ٹوئنکل کھنہ کر رہی ہیں۔ حال ہی میں جاری ہونے والے شو کے پرومو میں ایک خاص لمحہ سب کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے، جس میں سلمان خان اور عامر خان کو ایک ساتھ صوفے پر بیٹھے دیکھا جا سکتا ہے۔ تشہیر کے آخر میں ٹوئنکل نے مذاقاً سلمان کی "جمی ہوئی شکل" پر چٹکی لی۔ سلمان نے بھی فوری طور پر اپنے اوپر مزاحیہ جملہ کستے ہوئے کہا: میں ابھی تک انہی تین تاثرات پر زندہ ہوں۔ ان کا یہ خود پر طنزیہ تبصرہ کاجول، ٹوئنکل اور عامر کو ہنسی سے لوٹ پوٹ کر گیا اور آنے والے اپی سوڈ کے دلچسپ ہونے کا عندیہ دے گیا۔ کاجول اور ٹوئنکل کھنہ اپنی بے باک اور مزاحیہ شخصیت کے لیے مشہور ہیں

فرحان اختر میجر شیطان سنگھ

فرحان اختر کی آنے والی جنگ پر مبنی فلم" 120 بہادر" ریزانگ لا کی جنگ کی ان کہی کہانی کو کھولے گی، 1962 کی ہند-چین جنگ کے موسم سرما کے درمیان سیٹ کی گئی، یہ فلم بہادری کے ایک غیر معمولی باب کو زندہ کرے گی، جہاں 120 بہادر سپاہیوں نے 13 ہزار دشمنوں کے خلاف جنگ لڑی ہے۔ تاریخ میں ان کا نام لکھوانا۔ فرحان اختر فلم میں میجر شیطان سنگھ کا کردار ادا کرتے نظر آئیں گے۔ ڈائریکٹر رجنیش" راجی" گھئی نے بتایا کہ انہوں نے اس کردار کے لیے فرحان کو کیوں منتخب کیا۔ فرحان کی تعریف کرتے ہوئے ہدایتکار رجنیش گھئی نے کہا: 'میرے لیے یہ ان کی ایمانداری تھی، چاہے وہ بھاگ ملکھا بھاگ ہو یا دیگر کردار، ہر پرفارمنس جس کی میں نے ہمیشہ تعریف کی ہے، جب انھوں نے ہاں کہا تو مجھے بہت خوشی ہوئی ×۔ رجنیش کا یہ بھی ماننا ہے کہ یہ ایمانداری ان سب میں جھلکتی ہے، فرحان کے کردار میں فرحان شیطان سنگھ کا کردار ادا کرنے کے لیے ان کے لیے اہم کام تھا۔ اگرچہ دونوں پہلے اشتہارات میں ایک ساتھ کام کر چکے ہیں،

'کمائی ضروری نہیں مگر، پیار کرنے والا چاہیے!!'

بالی وڈ پروڈیوسر بونی کپور اور اداکارہ سری دیوی کی بیٹی جھانوی کپور نے کچھ ایسی خوبیوں کا ذکر کیا ہے کہ جو وہ اپنے شریک حیات میں دیکھنا چاہتی ہیں۔ این ڈی ٹی وی کے مطابق ان کی فلم 'سنی سنکاری کی تلسی کماری' کے ٹریلر کی لانچنگ کے موقع پر اداکارہ سے پوچھا گیا کہ وہ کیسا شریک حیات چاہتی ہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ 'بہت ساری خوبیاں چاہییں مجھے، پہلے تو مہذب ہونا چاہیے، دوسرا حس مزاح اچھی ہو اور کھانے کا شوقین ہو۔' جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کتنا کماتا ہو؟ اس پر انہوں نے ہنستے ہوئے کہا کہ کچھ بھی چلے گا، کمائی اتنی ضروری نہیں۔ ان سے شادی کے بارے میں دوسرے سوالات بھی پوچھے گئے جس پر انہوں نے کہا کہ 'ابھی میری توجہ صرف فلموں پر ہے اور شادی کی منصوبہ بندی کے لیے ابھی بہت وقت ہے۔' یہ بحث اس وقت مزید دلچسپ ہو گئی جب ان کے ساتھی اداکار روہت سراف نے ایک ایسی بات کہہ دی جس پر سبھی لطف اندوز ہوئے۔ اس موقع پر ایک رپورٹر نے پوچھا کہ یہاں کس کو جھانوی کپور کو پرپوز کرنا چاہیے تو ورون دھون نے کہا کہ روہت سراف کو ایسا کرنا چاہیے۔ ایک تفریحی تبادلے کے دوران، ایک رپورٹر نے مرد لیڈز میں سے ایک سے پوچھا کہ وہ جھانوی کو پرپوز کرے۔ بغیر کسی شکست کے، ورون نے مشورہ دیا کہ روہت کو ایسا کرنا چاہیے۔ جس پر روہت سراف نے ہنستے ہوئے کہا کہ 'میں شِکھر سے مار نہیں کھانا چاہتا'، اس پر سبھی لوگ اس لیے محظوظ ہوتے دکھائی دیے کیونکہ جھانوی کپور کو اکثر شِکھر پہاڑیا کے ساتھ جوڑا جاتا ہے کیونکہ وہ اکثر مختلف مقامات پر اکٹھے دیکھے جاتے ہیں۔ تاہم دونوں کی جانب سے ابھی تک ریلیشن شپ کے بارے میں کوئی تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق تب سے چلا آ رہا ہے جب وہ ٹین ایجر تھے اور انہوں نے پہلی ڈیٹ 2016 میں کی تھی اور پھر اسے 2022 میں دوبارہ زندہ کرنے کے ارادے کے ساتھ الگ ہو گئے تھے۔ پچھلے سال سے دونوں چھٹیاں اکٹھے گزارتے ہوئے دیکھے جا رہے ہیں جبکہ مختلف تقاریب میں ایک ساتھ شریک ہوتے ہیں جبکہ رواں برس ہونے والے ومبلڈن فائنل دیکھنے کے لیے بھی ایک ساتھ گئے تھے۔ جھانوی کپور کے خیالات کو سوشل میڈیا پر بھی پذیرائی مل رہی ہے۔ فلم 'سنی سنسکاری کی تلسی کماری' میں ان کے ساتھ ورون دھون، سنیا ملہوترا اور روہت سراف کے علاوہ دیگر فنکاروں نے کام کیا ہے۔ یہ فلم دو اکتوبر 2025 کو سینما گھروں کی زینت بنے گی۔

سلمان خان پر بڑھتی عمر کے اثرات

دنیا کے خوبصورت مردوں میں شامل بالی ووڈ کے سوپر اسٹار سلمان خان جو اپنی آنے والی فلم گلوان میں دکھائی دیں گے، ممبئی کے چھترپتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ایرپورٹ پر نئے انداز میں نظر آئے جس میں انہوں نے اپنا چہرہ شیو (صاف) کرلیا ہے۔ سلمان خان کی یہ تصویر سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے، جس میں مداح بڑھتی عمر کے چہرے پر اثرات اور بڑھاپے کو موضوع بحث بنائے ہوئے ہیں۔ سلمان خان نے اپنی پچھلی مونچھوں والی شکل سے ہٹ کر صاف شیو انداز اپنایا۔ انہوں نے جینز، سیاہ ٹی شرٹ اور سیاہ جیکٹ اور کیپ کے ساتھ آرام دہ مگر اسٹائلش لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے باوجود چہرے پر بڑھاپے کے اثرات نمایاں نظر آرہے ہیں۔ فلم گلوان میں سلمان نے 2020ء کے گلوان وادی تنازعہ کے مطابق فوجی یونیفارم پہنی ہوئی ہے، جو پرانے پرنل کیموفلاج ڈسرا پٹو پیٹرن میٹریل پر مبنی ہے۔ یہ یونیفارم بعد میں نئی بیٹل ڈریس یونیفارم سے تبدیل ہو چکی ہے جو انڈین نیشنل کیموفلاج کے تحت یکم جنوری 2022 کو 74ویں آرمی ڈے پریڈ میں پیش کی گئی۔ سلمان نے انسٹاگرام پر فلم کے سیٹ سے ایک تصویر بھی شائع کی، جس میں وہ کلیپر بورڈ کے پیچھے سے نظر آرہے ہیں۔

خواتین: مستقبل کی طرف لے جانے والی بھارت کی خاموش قوتیں

از: ڈاکٹر کرن محمد ارشا

□□□

جب ہم اپنے وزیر اعظم کی زندگی کے 75 ویں سنگِ میل کا جشن منا رہے ہیں تو ہمیں ان کے اس عہد کی یاد آتی ہے کہ خواتین کی مکمل شمولیت کے بغیر بھارت ایک ترقی یافتہ ملک نہیں بن سکتا۔ ان کی جانب سے شروع کیا گیا ''سوستھ ناری سشکت پریوار ابھیان'' ایک گہری حقیقت کو اجاگر کرتا ہے: ''اگر ماں صحت مند ہے تو پورا گھر خوشحال رہتا ہے۔ اگر ماں بیمار پڑ جائے تو پورے خاندان کا نظام بکھر جاتا ہے۔'' یہ اعتراف ہی کہ خواتین کی صحت و بہبود ہماری قومی ترقی کی بنیاد ہے ہی بھارت کے ترقیاتی سفر کے مرکز میں ہے۔

بھارت کی ترقی کی کہانی کے مرکز میں خواتین

خواتین اس سفر کی صرف شریک نہیں ہیں بلکہ یہ اس کی محرک ہیں۔ لیباریٹریوں، طبی وارڈوں، کھیتوں اور بایوٹیک اسٹارٹ اپس میں ان کی خاموش لیکن طاقتور کامیابیاں ہمارے مستقبل کو تشکیل دے رہی ہیں۔ ذرا 10 لاکھ آشا ورکرز کو دیکھیں جو بھارت کے بنیادی صحت کے نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور اکثر وباؤں کے دوران سب سے پہلے رسپانس دینے والی ہوتی ہیں۔ یا پھر آئی سی ایم آر، این آئی وی اور ایمس کی وہ خواتین سائنسدان جنھوں نے 2020 میں سارس۔کووڈ۔2 کو الگ کرنے میں مدد کی جس نے بھارت کے مقامی ٹیکوں کی راہ ہموار کی، اور اس کے نتیجے میں دنیا کی سب سے بڑی ٹیکہ کاری مہم کے تحت 2 ارب سے زائد ویکسین لگائی گئیں۔

بھارت میں 9.62 فیصد خواتین کارکنان زرعی شعبے میں کام کرتی ہیں، جن میں سے کئی اب بایوٹیک پر مبنی حلوں کو خشک سالی سے نمٹنے اور فصلوں کے تحفظ کے لیے استعمال کرنے میں تربیت یافتہ ہیں۔ بایوٹیک آنتر پرینیورشپ میں خواتین سستی تشخیص، جینومکس اور ویکسین کی جدت کے شعبوں میں اسٹارٹ اپس کی قیادت کر رہی ہیں۔ یہ الگ تھلگ کہانیاں نہیں بلکہ بھارت کی ''ناری شکتی'' کا زندہ ثبوت ہیں۔

پالیسی اور ادارہ جاتی پیش رفت

حکومتی اقدامات اس صلاحیت کو اجاگر کرنے میں انتہائی اہم ثابت ہوئے ہیں۔ ''بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ'' سے لے کر ''مشن شکتی'' تک، تاریخی ''ناری شکتی وندن ادھینیم'' سے پارلیمنٹ میں خواتین کی نمائندگی کو یقینی بنانے تک، اور ''پردھان منتری مدرا یوجنا''، ''اسٹینڈ اپ انڈیا'' اور ''جن دھن یوجنا'' کے ذریعے معاشی بااختیاری تک خواتین پر مبنی ترقی کے ڈھانچے کو مضبوطی سے قائم کیا جا چکا ہے۔

54 کروڑ سے زائد جن دھن کھاتے کھولے جا چکے ہیں، جن میں تقریباً 56 فیصد خواتین کے نام پر ہیں یہ مالی شمولیت کا وہ پیمانہ ہے جو دنیا میں شاذ و نادر ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔

مدرا یوجنا کے تحت 43 کروڑ قرضوں میں سے تقریباً 70 فیصد خواتین کاروباریوں کو دیے گئے ہیں۔

ناری شکتی وندن ادھینیم کے تحت جلد ہی پارلیمنٹ کی ایک تہائی نشستیں خواتین کے لیے مختص کی جائیں گی اس طرح پالیسی سازی میں ان کی آواز کو یقینی بنایا جائے گا۔

سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع: عالمی تناظر میں بھارت

سائنس اور ٹیکنالوجی میں بھارتی خواتین حقیقتاً ستاروں کو چھو رہی ہیں۔ اسرو میں خواتین سائنسدان چندریان۔2 اور مریخ آربیٹر مشن کی مشن ڈائریکٹر رہیں، جس نے بھارت کے ایک خلائی طاقت کے طور پر اُبھار کو نمایاں کیا۔

اہم بات یہ ہے کہ بھارت خواتین کی ایس ٹی ای ایم تعلیم میں شمولیت کے لحاظ سے دنیا میں سبقت رکھتا ہے۔

بھارت میں ایسٹیا یا ایمگر یجویٹس میں 43 فیصد خواتین ہیں، جبکہ امریکہ میں یہ شرح 34 فیصد، یورپی یونین میں 32 فیصد اور او ای سی ڈی کے اوسط میں 33 فیصد ہے۔

اس کے باوجود، صرف 19 فیصد سائنسدان، انجینئر اور ٹیکنالوجسٹ سائنسی اداروں میں براہِ راست تحقیق و ترقی (آر اینڈ ڈی) سے وابستہ ہیں، جو اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ تعلیمی کامیابیوں کو روزگار میں نمائندگی میں تبدیل کرنے کی فوری ضرورت ہے۔

بایوکیئر اور وائز۔کر جیسے سرکاری پروگراموں نے خواتین سائنسدانوں کو، جو پیشہ ورانہ شعبے میں وقفے کے بعد واپس آتی ہیں، دوبارہ اختراع کا سلسلہ جاری رکھنے کے قابل بنایا ہے۔ حال ہی میں بائراک (بی آئی آر اے سی) نے 75 سے زائد خواتین بایوٹیک انٹر پرینیورز کا جشن منایا، جو ایک نئی نسل کی قیادت کے آنے کا اشارہ ہے۔ عالمی سطح پر خواتین بایوٹیک قیادت کے عہدوں پر صرف 20 فیصد سے کم فائز ہیں، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ سائنس انٹر پرینیورشپ میں شمولیت کے لیے بھارت کی پیش رفت معیار قائم کرسکتی ہے۔

مستقبل کی راہ: سرحدوں پر خواتین

سائنس پر مبنی ترقی کا مستقبل اُن خواتین سے تشکیل پائے گا جو جینومکس، مالیکیولر ڈائیگناسٹکس، بایولوجکس اور پریسیژن تھراپیز کو آگے بڑھا رہی ہیں۔ وہ بایوٹیک سپلائی چینز، ریگولیٹری نظام اور بنیادی سطح پر صحت کی ترسیل کے نیٹ ورکس کی قیادت کریں گی، تاکہ سستی علاج معالجے کی سہولتیں دُور دراز دیہات تک بھی پہنچ سکیں۔

میرا اپنا سفر بھی ایک گیراج لیب سے ایک عالمی بایولوجکس انٹرپرائز قائم کرنے تک بھی نے مجھے یہ سکھایا ہے کہ جدت صرف بورڈ رومز میں پیدا نہیں ہوتی۔ یہ نچلی سطح سے ابھرتی ہے، جسے استقامت توانائی فراہم کرتی ہے: ٹیکنیشن، پوسٹ ڈاک، ہیلتھ ورکر۔ جب انہیں موقع اور پہچان دی جائے، تو ان کا اثر کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

بھارت کے لیے ایک فیصلہ کن لمحہ

بایوٹیک انقلاب، صحت کا تحفظ، غذائی لچک اور خلائی و ڈیجیٹل ٹیکنالوجیوں کی نئی سرحدیں آنے والے عشروں میں بھارت کی ترقی کو متعین کریں گی۔ وزیر اعظم کا وژن بالکل واضح ہے: خواتین کو محض مستفید ہونے والوں کے طور پر نہیں بلکہ اس مستقبل کی شریک معمار کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

عملی اقدام کی پکار

اب وقت آ گیا ہے کہ تمام شعبوں میں قیادت یہ یقینی بنائے کہ خواتین سائنسدان، نرسیں، ہیلتھ ورکرز اور آنتر پرینیورز پوری طرح نظر آئیں، مکمل وسائل سے لیس ہوں اور مکمل طور پر بااختیار بنیں۔ جب ایسا ہوگا، تو بھارت نہ صرف اپنے وعدے کو پورا کرے گا بلکہ دنیا کی توقعات سے بڑھ کر دکھائے گا۔ کیونکہ ایک ایسا مستقبل جو ہم سب مل کر بنائیں اور جس کی قیادت خواتین کریں، وہ ناقابلِ شکست ہوگا۔

طلبہ کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے بی این این کالج میں منفرد ادبی پروگرام

بھیونڈی (شارف انصاری):۔ پدم شری آنا صاحب جادھاو بھارتیہ سماج اونتی منڈل کے بی این

این کالج میں طلبہ کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے ایک منفرد پروگرام ''سہیت کٹا'' کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں طلبہ نے ادب اور زبان کے موضوع پر اپنے خیالات کھل کر پیش کیے۔ پروگرام میں کالج کی پرنسپل ڈاکٹر سوورنہ راؤل، وائس پرنسپل ڈاکٹر سدھیر نکم، ڈاکٹر ششیکانت مالنکر، ڈاکٹر بھیمراو پائیکاراو، پروفیسر کیشور آگیوے سمیت بڑی تعداد میں طلبہ و طالبات موجود تھے۔ اس موقع پر پرنسپل ڈاکٹر سوورنہ راؤل نے کہا کہ طلبہ کی ہمہ جہتی ترقی ضروری ہے۔ انہیں اپنے خیالات کو درست الفاظ میں پیش کرنا سیکھنا چاہیے۔ اسی مقصد کے لیے اس ادبی کٹے کا آغاز کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس زبان کا الفاظ کا ذخیرہ زیادہ ہوگا، وہ زبان زیادہ مؤثر طور پر سمجھ میں آئے گی۔ مادری زبان کو محفوظ رکھنے کے لیے اسے بولنا ضروری ہے، اور دیگر زبانوں کا احترام بھی لازمی ہے، کیونکہ زبان رابطے کا ذریعہ ہے اور یہ تہذیب، محبت اور اخوت کی نمائندگی کرتی ہے۔ پروگرام میں پرچی پرجاپتی، نازمین شیخ، سوجل جادھاو، پیوش مستوڈ، گنیشوری پاٹل، مایوری براڈے، ویدیکا پاوسے، ممتا گپتا، پرگتی سنگھ اور دیگر طلبہ نے ادب اور زبان کے موضوع پر اپنے خیالات پیش کیے۔ اس پروگرام نے طلبہ کی فکری صلاحیت کو فروغ دیا اور زبان کی اہمیت اور مؤثر رابطہ کاری کے ہنر پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کی قیادت ڈاکٹر بی۔ ٹی۔ پاگارے نے کی، جبکہ شکریہ کے کلمات ڈاکٹر ششیکانت مالنکر نے پیش کیے۔

مہاراشٹر کالج میں عالمی یوم اوزون 2025 کی تقریبات

مہاراشٹر کالج کے شعبہ فزکس اور گرین کلب کی جانب سے 16/09/2025 کو عالمی یوم اوزون

2025 کے موقع پر ایک سائنس فلم شو کا انعقاد کیا گیا۔ اس سال کے عالمی یوم اوزون کا موضوع تھا: "From Science to Global Action" (سائنس سے عالمی عمل تک)۔ اس تقریب کا مقصد طلبہ میں اوزون کی تہہ کی کمی، اس کی ہماری زندگی میں اہمیت اور اس کے تحفظ کے طریقوں کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ تقریب میں تقریباً 40 طلبہ نے حصہ لیا، جن میں ایف۔ وائی۔ بی۔ ایس سی، ایس۔ وائی۔ بی۔ ایس سی اور ٹی۔ وائی۔ بی۔ ایس سی کے طلبہ شامل تھے۔ گرین کلب کی فیکلٹی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر پونم لتا ایس۔ یادو نے تمام اساتذہ اور طلبہ کا خیر مقدم کیا اور عالمی یوم اوزون کے بارے میں مختصر تعارف پیش کیا، جس میں اوزون کی تہہ کے خاتمے کی وجوہات اور اس کے تحفظ کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ تقریب کا آغاز شعبہ کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر این۔ کے۔ شرما اور دیگر اساتذہ کی موجودگی میں ہوا۔ ڈاکٹر شہزاد اختر نے تکنیکی معاونت فراہم کی جبکہ پروفیسر مجاہد حسین (گرین کلب رکن) نے طلبہ کی نظم و ضبط اور ریفریشمنٹ کے انتظامات کی نگرانی کی۔ پہلا سیشن: ڈاکٹر پونم لتا ایس۔ یادو (سرگرمی کی کوآرڈینیٹر) نے مختلف مختصر فلمیں دکھائیں، جن میں عالمی یوم اوزون کا تعارف، اوزون کی تہہ کی کمی اور اس کے اسباب شامل تھے۔ اس کے بعد سائنسی ویڈیوز دکھائے گئے جن کا موضوع تھا: اوزون ختم کرنے والے مادے (ODS)، اسٹریٹوسفیرک اوزون تہہ، کیٹالٹک اثرات، اوزون مالیکیول کی تباہی، مونٹریال پروٹوکول، صحت پر اثرات وغیرہ۔ دوسرا سیشن: طلبہ نے دکھائے گئے ویڈیوز کی بنیاد پر ایم۔ سی۔ کیو۔ سوالات کے جوابات میں بھرپور حصہ لیا۔ یہ نہایت ہی معلوماتی اور انٹرایکٹو سیشن تھا۔ تمام ویڈیوز کو پروجیکٹر اور اعلیٰ معیار کے ساؤنڈ اسپیکر پر دکھایا گیا۔ طلبہ نے دونوں سیشنز سے بہت لطف اندوز ہوئے اور اوزون کی تہہ کی کمی کے بارے میں قیمتی معلومات حاصل کیں۔ یہ سرگرمی مہاراشٹر کالج کے اس عزم کی عکاسی کرتی ہے کہ وہ طلبہ اور معاشرے میں ماحولیاتی شعور اجاگر کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ آخر میں جی۔ سی۔ ایف۔ سی کی جانب سے اظہارِ تشکر پیش کیا گیا اور پروگرام کا اختتام قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔

ضلعی سطح پر منعقد اخلاقیات کوئز مقابلے میں صلاح الدین ایوبی میموریل اردو ہائی اسکول کی نمایاں کامیابی

٭ بھیونڈی: گزشتہ دنوں 13 ستمبر 2025 بروز سنیچر نیشنل اردو ہائی اسکول، کلیان کے زیر انتظام ضلعی سطح پر بین المدارس اخلاقیات کوئز مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تھانے ضلع کے مختلف اسکولوں سے 36 اسکولوں نے شرکت کی۔ مقابلہ دو گروپ پر مشتمل تھا۔ فضل ربی سے سینیئر گروپ سے اسکول ہذا کی نمائندگی کرنے والی ہونہار طالبہ انصاری ردا اعجاز (دہم د) نے سخت مقابلہ آرائی کے بعد مقابلے کا پنجم انعام حاصل کیا۔ انعام یافتہ طالبہ کو معلمہ عثمانی عائشہ کی رہنمائی حاصل رہی۔ بہترین کارکردگی کے بنا پر اسکول کو بھی انعام سے نوازا گیا۔ اس عظیم کامیابی پر انتظامیہ، صدر مدرسہ اور جملہ اسٹاف نے دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔

وقف بل پر سپریم کورٹ کے فیصلے سے متعلق میمورنڈم

جاگاؤں نامہ نگار: وقف ترمیمی بل کے خلاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے دایر کردہ پٹیشن پر سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ پر ہمیں اطمینان نہیں ہے عدالت عالیہ نے بل کی کچھ شقوں پر فی الحال وقتی روک لگادی لیکن تمام ہی بل کو منسوخ کرنے کی عرض گزار کی مانگ کو یکسر خارج کردیا ہے جو بے حد افسوسناک صورتحال ہے وقف ترمیمی بل ۲۰۲۵ دراصل ملک کی سب سے بڑی اقلیت کے دستوری حقوق کو غصب کرنے والا یہ بل مرکزی حکومت کے ذریعے دایر کردہ ایک غیر دستوری بل ہے جس کی بناء پر وقف املاک کی حفاظت مشکل ترین ہوجاے گی عدالت عظمیٰ نے بل کی کچھ شقوں پر پابندی عاید ضرور کی مگر دستوری خلاف ورزی کرتی کی ءشقوں کو بل سے نکالنے پر انکار کردیا جو کہ نہایت افسوسناک ہے وقف بائے یوزرس جو سالوں سے املاک کی حفاظت پر مامور ہے انہیں بل کے ذریعے یکسر بے دخل کردیا گیا ساتھ ہی عدالت عالیہ نے اپنے احکام میں وقف کمیٹی کے چوبیس میں سے چار غیر مسلم افراد کو شامل

کرنے کا حکم دیا نیز ریاستی حکومت کو وقف کمیٹی کے تشکیل نو کی ذمہ داری سونپ کر اقلیتی عوام کو بے انتہا خوف و ہراس میں مبتلا کردیا ہے جو کہ سراسر دستوری اختیارات کے منافی ہے ہم تمام ہی دستخط کنندگان اس میمورنڈم کے ذریعے مانگ کرتے ہیں کہ جس طرح ملک کی دیگر مذاہب کی اوقاف کمیٹیوں کو دستوری حقوق و تحفظ حاصل ہے مثلاً سکھوں کے گردوار کمیٹی میں ان کے علاوہ دیگر مذاہب کے افراد کو شمولیت نہیں ہوتی یا ہندو ازم میں کوئی دوسرا شامل نہیں ہوسکتا اسی طرز پر مسلم وقف کمیٹی کو حقوق عطا کیے جایں تا کہ تمام ہی مذاہب کے ساتھ یکساں دستوری حقوق مسلم اقلیت کو حاصل ہوں ساتھ ہی جمہوری طرز پر وقف کمیٹی کو حتمی شکل دی جاے نیز وقف املاک سے متعلق سی او مسلم اقلیت سے ہی ہو جبکہ عدالت عالیہ نے مسلم سی او کو اولیت دینے کا اشارہ دیا ہے ہم مسلم سی او کی مانگ اس لیے بھی کرتے ہیں تا کہ دیگر مذہبی بورڈ کی طرح مسلم سی او مذہبی امور سے بہتر واقف ہوگا ہم تمام ہی شرکاء اس امر کا استقبال کرتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے وقف املاک کی نگرانی و نگہبانی سے ضلع کلکٹر کو بری ذمہ قرار دیا ساتھ ہی ۲۶ ستمبر تا ۳ نومبر ۲۰۲۵ تک اس بل اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر ازسرنو غور کرنے کی خاطر مسلم پرسنل لا بورڈ کے احکام کے مطابق دستوری رو میں رہتے ہوے پر امن احتجاج، اجلاس، ہم وطنوں کے ساتھ مل کر میٹنگ، وکینڈل مارچ کے ذریعے اپنی مانگ عدالت عالیہ تک پہنچای جاے گی اس امید کے ساتھ کہ ملک کی اس سب بڑی اقلیت کے ساتھ انصاف ہو وعدالت عظمیٰ کو اپنے فیصلے پر ازسرنو غور کیا جا سکے۔۔۔واضح رہے کہ مذکورہ میمورنڈم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جلگاؤں ڈویژن کے صدر مفتی ہارون ندوی، وقف کمیٹی جلگاؤں کے کوآرڈینیٹر و جلگاؤں کارپوریشن کے سابق ڈپٹی میئر نیز اقرا ایجوکیشن سوسایٹی جلگاؤں کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم سالار، سہیل امیر شیخ (صدر جماعت اسلامی ہند جلگاؤں) سید ایاز علی (صدر سنی جامع مسجد) مولانا مزمل ندوی (صدر علماء کونسل،) ڈاکٹر راغب جاگیردار، (جنرل سکریٹری محمود مدنی) وتمام ہی وقف فاونڈیشن جلگاؤں کے اراکین شامل تھے۔

اردو ادب پر تحقیقی مقالے کے اعتراف میں دفعدار عبدالعلیم کو پی ایچ ڈی کا اعزاز

کولکاتا (نمائندہ خصوصی): عالیہ یونیورسٹی کولکاتا کے شعبہ اردو کے ریسرچ اسکالر دفعدار عبدالعلیم کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی۔ ان کے مقالے کا عنوان "علی احمد فاطمی کی ادبی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ" ہے، جو پروفیسر ڈاکٹر نیلوفر فردوس کی نگرانی میں مکمل ہوا۔ فائنل وائیوا شعبہ اردو عالیہ یونیورسٹی میں منعقد ہوا، جس میں ممتاز نقاد پروفیسر عمر غزالی ماہر ممتحن کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اس موقع پر صدر شعبہ پروفیسر ڈاکٹر درخشاں زریں، ڈاکٹر شاہین سلطانہ، ڈاکٹر سعید احمد، ڈاکٹر اقلیمہ خاتون، ڈاکٹر نیلوفر فردوس، ڈاکٹر مہر یہ مرشد القادری کے ساتھ ساتھ دیگر اساتذہ اور ریسرچ اسکالرز بھی موجود تھے۔ قابل ذکر ہے کہ عبد العلیم، مرحوم مولانا ڈی عبد الواحد عمری (موظف پروفیسر شعبہ اردو، PVKN گورنمنٹ ڈگری کالج، چتور) کے فرزند ہیں۔ وہ گزشتہ 13 برس سے حکومت آندھرا پردیش کے محکمہ تعلیم میں بحیثیت اسکول اسسٹنٹ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ عبد العلیم نے حصول علم کی ابتدا حفظِ قرآن اور عالم کورس سے کی، جس کے بعد انہوں نے اردو، تاریخ، سیاسیات اور ایجوکیشن میں ماسٹرس کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ادبی و تعلیمی حلقوں نے دفعدار عبدالعلیم کو اس عظیم کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ اسی سلسلے میں دفعدار عبدالبصیر نے بھی اپنی نیک تمناؤں اور دلی مبارکبادی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی نہ صرف ان کے خاندان کے لیے باعثِ فخر ہے بلکہ علمی و ادبی دنیا کے لیے بھی ایک اہم اضافہ ہے۔

وکاس متروں اور شکشا سیوکوں کو وزیر اعلیٰ کا تحفہ

ٹیبلیٹ اور اسمارٹ فون خریدنے کے لیے مالی مدد دی جائے گی

پٹنہ، 21 ستمبر (یو این آئی) وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے اتوار کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' کے ذریعے ایک بڑا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ بہار حکومت انصاف کے ساتھ ترقی کے اصول پر عمل کرتے ہوئے سماج کے پسماندہ طبقات کی ترقی کے لیے مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں وکاس متروں اور شکشا سیوکوں کے لیے کئی اہم فیصلے لیے گئے ہیں، جس سے نہ صرف ان کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا بلکہ ان کے حوصلے بھی بلند ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ بہار مہادلت وکاس مشن کے تحت کام کرنے والے ہر وکاس متر کو ایک ٹیبلٹ خریدنے کے لیے یکمشت 25000 روپے کی امداد ملے گی۔

علی اُلانا کالج آف فارمیسی، اکلکوا میں قبائلی کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام

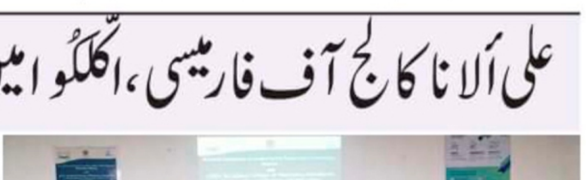

اکلکوا، 16 ستمبر: علی اُلانا کالج آف فارمیسی، اکلکوا میں 16 ستمبر 2025 کو قبائلی کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں 130 سے زائد طلبہ و اساتذہ اور اہم شخصیات نے شرکت کی۔ یہ تقریب کاویتری بہینا بائی چودھری نارتھ مہاراشٹر یونیورسٹی (KBC NMU) کے اشتراک اور وزیر اعظم اعلیٰ تعلیم مشن (PM-USHA) کے تحت منعقد ہوئی، جس کا مقصد قبائلی علاقوں میں تعلیمی معیار میں بہتری، تحقیق کی ترغیب اور نوجوانوں کے لیے بہتر مواقع فراہم کرنا ہے۔ افتتاحی اجلاس میں ڈاکٹر دنیش کھرات (سینیٹ رکن، KBC NMU) نے قبائلی ثقافت کے تحفظ اور طلبہ کو روشن مستقبل کے انتخاب کی نصیحت کی۔ پرنسپل ڈاکٹر غلام جاوید خان نے جامعہ کی 45 سالہ کارکردگی اور بانی صدر مولانا غلام وستانوی صاحب کی معاشرتی خدمات کو سراہا۔ مولانا حذیفہ وستانوی صاحب (صدرِ اجلاس) نے تعلیم و انسانیت کی اہمیت پر زور دیا اور نوجوانوں کو موبائل کی زیادہ استعمال سے احتیاط کی تلقین کی۔ اس موقع پر کلیدی مقرر پروفیسر ایس کے پوار (ڈائریکٹر، KBC، TCDP NMU) نے قبائلی شخصیات کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے طلبہ کو ان سے سبق لینے کی اپیل کی۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر کے پی دانگے نے آدیواسی آزادی کے ایثار و قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ تکنیکی اجلاس میں پروفیسر اعجاز احمد (چیف شعبہ، فارماکیمسٹری) نے فارمیسی کے شعبے میں کریئر کے مواقع کی معلومات فراہم کی، جبکہ جناب زبیر شیخ (فارمیسی آفیسر، دیہی اسپتال اکلکوا) نے سرکاری اور اسپتالوں میں ملازمت کے امکانات بتایا۔ پروگرام کی نظامت پروفیسر مجاز قاضی نے کی۔ پوری کمیونٹی اور منتظمین کی کوششوں سے یہ پروگرام کامیابی سے مکمل ہوا۔

آہ! سجاد سر

ڈاکٹر رفیع الدین ناصر
اورنگ آباد (مہاراشٹر)
موبائل: 9422211634

موت برحق ہے جو ہر ایک کو آنی ہے لیکن کچھ ناگہانی اموات ایسی ہوتی ہیں کہ انسان بے چین ہوجاتا ہے اور بے اختیار کہہ اٹھتا ہے

تم جیسے گئے ایسے بھی جاتا نہیں کوئی

۱۹ر ستمبر ۲۰۲۵ء بروز جمعہ علی الصبح بدر سر (فزکس لیکچرر ملیہ کالج) نے جب سجاد سر کے انتقال کی خبر ارسال کی تو طبیعت بہت بے چین ہوگئی، ان کے بعد ڈاکٹر فرید نہری اور پھر ہمارے ہم جماعت دوستوں نے اس خبر کی تصدیق کی تو طبیعت بہت بوجھل اور اداس ہوگئی اور ایک ایک کر کے ان کی باتیں یاد آنے لگی۔

ملیہ کالج بیڑ کی زمین ہمیشہ سے تعلیمی اعتبار سے بہت زرخیز رہی۔ احمد بن عبود چاؤش کے ساتھ ساتھ یہاں کے اساتذہ نے اس کا معیار بلند کرنے میں اہم کردار انجام دیا اور اب ایک ایک کر کے وہ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ پہلے احمد بن عبود چاؤش، پھر ہمارے اساتذہ کرام میں رضا آفریدی سر، ریاست سر، افتخار سر اور اب سجاد اختر سر ہم سے جدا ہوگئے۔ دیگر اساتذہ کے ساتھ ہم نے سجاد سر سے جو شرف تلمذ حاصل کیا وہ تاحیات ہمارے لئے اثاثہ ہے۔ مرہٹی زبان سے انسیت پیدا کرنے کے لئے مرحوم افتخار سر نے جو محنت کی وہ آج تک یاد ہے۔ انگلش زبان پر اعتماد پیدا کرنے کے لئے ہمارے چہیتے استاد محترم چاند پٹیل (اللہ انھیں صحت وتندرستی کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین) نے جو کارکردگی انجام دی وہ بہت قابل ستائش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب دنیا کے کسی بھی کونے میں انگلش زبان بولنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ اردو زبان سے محبت، اپنائیت، خلوص اور دسترس پیدا کرنے میں سجاد سر کا بہت اہم کردار رہا۔ ہمارے سجاد سر انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ جب وہ اردو بولتے تو ایسا لگتا تھا کہ وہ بولتے رہیں اور ہم تمام سنتے رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تمام طلباء کبھی ان کی کلاس مس نہیں کرتے تھے۔ آل انڈیا ریڈیو اورنگ آباد سے جب ان کی تقریر نشر ہوتی تو ہم پوری توجہ اور انہماک سے تمام کام چھوڑ کر سنتے اور گیورائی میں بڑے فخر سے سب کو بولتے کہ یہ ہمارے استاد ہیں۔

سجاد سر کو اللہ تعالیٰ نے زبان و بیان کی وہ خوبی عطا کی تھی کہ جس کو سن کر رشک آتا تھا جب وہ بات کرتے تو ایسا لگتا جیسے موتی نکل رہے ہیں۔ اس لئے جب وہ اپنے طلباء کو نصیحت کرتے تو انتہائی کم الفاظ میں بغیر کسی تنقید و طنز کے بات کرتے۔ کالج میں وقت پر کلاس میں پہنچنا اور بہترین درس دینا، یہ ان کا وطیرہ تھا۔ فارسی کے اشعار انتہائی آسان زبان میں جب پڑھتے تو پوری کلاس میں ایک سکوت چھا جاتا۔ ہمارے ایک ساتھی عبدالقدوس جب فرمائش کرتے کہ سر اسے دوبارہ پڑھیئے تو بلا کسی ہچکچاہٹ کے اس فرمائش کو پورا کرتے۔ ہم جب اُن کے طالب علم تھے تو اُس وقت تک اُن کی شادی نہیں ہوئی تھی لیکن اُن کی شاعری کے بہت چرچے ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک دن وہ کلاس میں جب غزل کی وضاحت کررہے تھے تو فرمایا کہ شاعر اپنے محبوب کو دیکھ کر کہتا ہے، ہم نے اس دوران پوچھ لیا: ''سر آپ کس کو دیکھ کر غزل کہتے ہیں۔'' حسب معمول وہ زیرلب مسکرائے اور خاموش ہوگئے اور پڑھانے میں مصروف ہوگئے۔ کوئی شکوہ نہیں، ناراضگی نہیں۔ یہ ان کے اعلیٰ وصف کی علامت تھی۔ ہمارے اسٹوڈنٹس کونسل کے صدر مجتبیٰ احمد خان تھے جو بہت زندہ دل اور شوخ طبیعت کے مالک اُس وقت بھی تھے آج بھی ہیں۔ لیکن ہم تمام ساتھی اُس وقت دنگ رہ گئے جب

سجاد سر کی مرثیہ پڑھانے کے بعد کلاس ختم ہوئی اور مجتبیٰ کے آنکھوں میں آنسو تھے۔ پوچھنے پر بتایا کہ سجاد سر جب مرثیہ پڑھا رہے تھے تو ان کے چہرے کے تاثرات الفاظ کی ادائیگی اور انداز بیان میں وہ غم و اندوہ اُتر کر آیا کہ میں اپنے آنسو کو روک نہیں سکا۔ سجاد سر کالج کے ہم نصابی سرگرمیوں میں بہت دلچسپی کا مظاہرہ کر کے مختلف ادبی مقابلے منعقد کرواتے اور شرکت کرنے والے طلباء کو اپنی جیب کی رقم سے انعامات سے نوازتے۔ اُن کے ڈراموں میں ناچیز کو کام کرنے کا موقع ملا۔ ان کے تحریر کردہ ڈرامے بہت معیاری اور انفرادی نوعیت کے ہوا کرتے تھے۔ آج تک اُس کی نقل کہیں دیکھنے کو نہیں ملی۔ اسی بنیاد پر ہم نے کئی ڈرامے تحریر کر کے اپنے بچوں سے کامیابی سے کرائے اور انعامات حاصل کئے۔ بیڑ شہر کی ادبی تاریخ جب مرتب کی جائے گی تو ان کا تذکرہ سنہرے حرفوں سے کیا جائے گا۔ ہم نے دیکھا کہ وہ ڈاکٹر حمید سہروردی، شاہ حسین نہری صاحب، احسن یوسف زئی صاحب اور بعد میں ظفر خان ناز کے ساتھ شہر میں مختلف ادبی و شعری تقریبات کا انعقاد کر کے شہر کی ادبی فضا کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔ شہر کی ادبی تاریخ پر لکھی ہوئی ان کی نظم ایک شاہکار نظم بھی ہے جس میں ابتداء سے آج تک کے تمام اردو خدمت گاروں کا ذکر ہے جس کو قاضی مخدوم صاحب نے بہت اہتمام سے شائع کیا تھا۔ اسی طرح انجمن اشاعت تعلیم بیڑ کے بانی صدر پر مرتب کردہ کتاب بعنوان ''مینارہ نور۔ احمد بن عبود۔ حیات و خدمات'' کے توسط سے ادارہ کی تعلیمی و سماجی سرگرمیوں کو جس انداز میں پیش کیا، وہ قابل تعریف ہے۔ بڑے فخر کے ساتھ ناچیز کا جگہ جگہ تذکرہ کر کے گویا ذرّہ کو آفتاب بنا دیا۔

سجاد اختر سر میں تصنع، خودنمائی نام کو نہیں تھی۔ بے لوث خدمت ان کا وطیرہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے کے بعد بھی ایک عرصہ تک انجمن اشاعت تعلیم بیڑ سے وابستہ رہے۔ اس دوران ہم جب بھی ملتے وہ بہت خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ اپنی محبتیں نچھاور کرتے، دعاؤں سے نوازتے، ہمت افزائی کرتے۔ دوران تعلیم وہ ہم سے اکثر کہتے کہ رفیع آپ نے ایم اے اردو کر کے اردو کی خدمت کرنا۔ چونکہ ہم سائنس کے طالب علم تھے اس لئے ہم اس وقت بھی بڑے ادب سے کہتے کہ سر شاید اردو زبان کے توسط سے ہمارا رزق نہیں ہے۔ پچھلے سال جب ہم نے اپنی ۴۵ ویں کتاب اُن کی خدمت میں پیش کی تو بہت خوشی کا اظہار کیا اور تمام دوست احباب کی محفل میں کہا کہ ہماری خواہش تھی کہ رفیع ایم اے اردو کر کے اردو کی خدمت کرے لیکن آج انھوں نے سائنس کے توسط سے اردو کی جو خدمت کی وہ اردو والے بھی نہیں کر پائے۔ ہر موقع پر ہم انھیں ضرور یاد کرتے، وہ بھی اسی جذبہ کے تحت کبھی آڈیو یا کبھی تحریری طور پر تفصیلی جواب دیتے۔ حکومت ہند کی جانب سے قومی اعزاز برائے معلم، ہم کو صدر جمہوریہ نے عطا کرنے کے بعد انھوں نے جو خط لکھا تھا اس کو پڑھ کر ہمارے والدین جذبات سے بہت مغلوب ہوگئے تھے۔ ابھی ۵ر ستمبر ۲۰۲۵ء کو جب ہم نے یوم اساتذہ کے موقع پر انھیں پیغام ارسال کیا تھا، تو اُس کا جواب انھوں نے حسب معمول بہت اچھے اور بھرپور انداز میں روانہ کیا تھا۔ کیا پتہ تھا کہ وقت کی گھڑی کس طرف لے جائے گی۔ ایک مسکراتا ہوا انسان، سادگی کا پیکر، محبتوں کا مجمع، اردو تہذیب کا چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا ہم تمام کو اس طرح چھوڑ کر چلا جائے گا۔ ہم بے بس دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سجاد اختر سر کی قبر کو نور سے بھر دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

بچھڑا کچھ اس ادا سے کی رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

٭٭٭٭٭

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

مسلم ممالک کسی غیبی مدد کے منتظر

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

کہتے ہیں کہ جب کسی قوم کے سربراہوں، قیادتوں اور رہنماؤں کے اندر ※وھن※ کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے تو پھر زبان سے بھی ایسے الفاظ نکلتے ہیں جو بزدلانہ، احمقانہ اور چاپلوسانہ ہوتے ہیں، عملی اقدام، مقابلہ آرائی اور آنکھ میں آنکھ ملاکر جواب دینے کے لئے خالد بن ولید کی جرأت و بسالت، صلاح الدین ایوبی کا ایمانی ولولہ اور طارق بن زیاد کا جوش و جذبہ چاہئے جن سے آج دنیا بھر کے مسلم حکمراں تہی دامن ہیں، ایسے میں ان سے کسی طرح کی کوئی ایسی امید رکھنا کہ یہ اپنے دشمنوں کو منھ توڑ جواب دیں گے، بہت بڑی حماقت ہے، ہمارے عرب اور مسلم حکمرانوں کو اٹلی کا پرفیوم، جاپان کی بوسکی، لندن کا چپل، روس کی آبرو باختہ حسینائیں اور اسرائیل کی دوشیزائیں، اس دنیا کی عیش و عشرت کے لئے کافی ہیں تو پھر انھیں اور کیا چاہئے؟ جب انھیں یہ ساری چیزیں حاصل ہیں تو بھلا وہ اپنی جان اور اپنے اقتدار کو خطرے میں کیوں ڈالیں؟ انکے رویے کو دیکھ کر میرے کچھ دوست کہتے ہیں کہ کیا درجنوں مسلم ممالک اور انکی قیادت کو کسی غیبی مدد کا انتظار ہے؟ سوال یہ بھی ہے کہ آخر غیبی مدد آئے گی کیسے؟

اس سے بعض حضرات کو یہ خوش فہمی ہوگئی کہ شاید قطر، اسرائیل کو دئیے جانے والے تیل کو روک لے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک اچھا اور شاندار موقع تھا، اسرائیل کے خلاف تقریبا تمام ممالک اکٹھے تھے، اسرائیل کی طرف سے ریڈ لائن کراس کی گئی تھی، ایسے میں میزائل کا جواب میزائل سے نہ بھی دیا جاتا، تاہم چند اعلانات کر دئیے جاتے تو اسرائیل کو انکی اوقات معلوم ہوجاتی کیونکہ وہ عالمی تنہائی کا شکار ہو ہی گیا ہے، یہ اعلانات اور ان پر فوری عمل درآمد اسرائیل کے لئے بہت بڑا دھکا ہوتا لیکن پوری مسلم دنیا نے اس سنہری موقع کو گنوادیا اور اسرائیل کو مزید کھیل کھیلنے کا موقع فراہم کردیا ہے۔ مسلم ممالک کو اسوقت بھی موقع ہاتھ آیا تھا جب اسرائیل نے فلسطین پر حملہ شروع کیا تھا، اور اسوقت بھی جب ایران پر حملہ کیا تھا اور یہ جنگ کئی دنوں تک چلی تھی اور اسوقت بھی جب وقفے وقفے سے اسرائیل اپنے پڑوسی مسلم ملکوں پر حملہ کرتا رہا ہے، جس میں یمن، شام، متحدہ عرب امارات، لبنان اور عراق وغیرہ شامل ہیں، لیکن مسلم ممالک کے سربراہان ہمیشہ کی طرح خواب خرگوش میں رہے اور تماشا دیکھتے رہے اور یہ سلسلہ دراز ہوتا جارہا ہے، دوحہ سمٹ کے بعد سعودی عرب اور پاکستان نے ایک معاہدے پر دستخط کیا ہے جسکے مطابق ایک ملک پر حملہ دوسرے ملک پر تصور کیا جائے گا، اس معاہدے میں اور کون کونسے مسلم ممالک شامل ہونگے اور یہ معاہدہ کتنا کامیاب ہوگا، اسکے اثرات کیا ہونگے اس سلسلے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا، اسکے جائزے کے لئے ابھی ہمیں کچھ دنوں انتظار کرنا ہوگا لیکن ایک بات تو طے ہے کہ فلسطین کے لاکھوں معصوموں کا قتل اور انکی نسل کشی مسلم ممالک کو جھنجھوڑنے اور بیدار کرنے میں ناکام رہیں، اسرائیل غزہ پر قبضہ کے لئے زمینی سطح پر داخل ہوچکا ہے اور اسکی بے لگام جارحیت اپنے عروج پر ہے، سوپر پاور طاقتیں بے بسی اور بے حسی کا شکار ہیں، ایسا لگتا ہے کہ دنیا سے انسانیت کا تصور ختم ہوچکا ہے اور حیوانیت کا ہر طرف بسیرا ہے۔

موجودہ حالات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث کتنی سچی اور کتنی پکی ہے اور عصر حاضر کے مسلم حکمرانوں پر کتنا فٹ بیٹھتی ہے، ایک حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ دنیا کی دیگر قومیں تم پر حملہ کے لیے ایسے ہی ٹوٹ پڑیں گی جیسے کھانے والے لوگ دستر خوان پر بیٹھ کر پیالوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں، سائل نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہماری تعداد اس وقت کم ہوگی؟ کیا ہم بہت تھوڑے ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت بہت ہو گے لیکن تمہاری حیثیت بہنے والے نالے کے جھاگ کی طرح ہوجائے گی، اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب و دبدبہ نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا کردے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہن کیا چیز ہے؟ وہن کس کو کہتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا وہن دو چیزوں کا نام ہے، ایک دنیا کی محبت اور دوسرا موت کا خوف۔

آج مسلم دنیا اور انکے حکمرانوں کو دیکھئے اور غور کیجئے کہ واقعی آج مسلم حکمراں کتنی بے حسی اور ضمیر فروشی کا شکار ہیں، کیا انکے اندر وہن نام کا مرض نہیں پایا جاتا ہے؟ پھر یہ لوگ کسی غیبی امداد کے منتظر کیوں ہیں اور کیا ایسے میں کوئی غیبی مدد آئے گی؟ مسلم ممالک کے لیڈران اور حکمرانوں کا رویہ دیکھ کر علامہ اقبال نے درست کہا ہے کہ

چاک کردی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی اپنوں کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

(مضمون نگار معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)

کہنے کو تو اسلامی ممالک ۵۷ رہے، تمام اسلامی مملکت کا ایک سیلاب جو ظلمتوں میں غرق کسی انجان راہوں سے گزرتا ہوا اندھیروں میں تحلیل ہو رہا ہے، آج قوم موسیٰ جدید ٹیکنولوجی اور علمی سطح پر عربوں کے درمیان مست ہاتھی کی مانند موجود ہیں، جسے اپنی طاقت پر غرہ ہے، عربوں میں وہ جسے چاہے جب چاہے آناً فاناً نست و نابود کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، عرب خوف زدہ ہے

توسیع

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان ممبئی

پسندانہ عزائم لئے اسرائیل اپنے جارحانہ طریقہ کار پر عمل پیرا ہیں، قطر پر اسرائیلی حملہ عربوں کے لئے خواب غفلت سے بے دار ہونے کا وقت ہیں، ثالثی کے لئے مشہور ہوتا قطر اب ہوش میں آچکا ہیں۔

کہنے کو تو اسلامی ممالک ۵۷ رہے، تمام اسلامی مملکت کا ایک سیلاب جو ظلمتوں میں غرق کسی انجان راہوں سے گزرتا ہوا اندھیروں میں تحلیل ہو رہا ہے، اس بات سے لا تعلق کہ قران تمام کائناتی علم کو سمیٹے ہوئے عربوں پر نازل ہوا رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ عربوں میں ہی شریف لائے اتنا بڑا اعزاز اللہ نے کسی اور قوم کو نہیں عطاء کیا تاہم آج قوم موسیٰ جدید ٹیکنولوجی اور علمی سطح پر عربوں کے درمیان مست ہاتھی کی مانند موجود ہیں، جسے اپنی طاقت پر غرہ ہے، عربوں میں وہ جسے چاہے جب چاہے آناً فاناً نست و نابود کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، عرب خوف زدہ ہے، کیا یہ وہی عرب ہیں جن میں قرآن موجود ہیں؟ قرآن وہی ہیں۔ مگر عرب مغربی ممالک کے زیر سایہ دجال کے پیروکار بنتے چلے گئے تمام فسانہ، انسان اللہ کے نزدیک تین ہی درجات پر مشتمل ہے، غلطی یا گناہ، احساسِ گناہ یا توبہ اور مغفرت...... پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے۔

جس کو اپنی خطاء کا علم ہو، توبہ کی قبولیت کا بھی، پھر بھی وہ اپنا خسارہ پورا نہ کرنا چاہے۔ یہ وہ ظلم و جہالت ہے، جس کی طرف اللہ نے امانت علمیہ میں اشارہ کیا ہے۔ نفس ذہنی جبریت کو جھوٹے دعاوی میں ملوث کر دیتا ہے اور جبریت کو بھی شیطنت کا ایک جز بنا دیتا ہے گذشتہ دو سال سے اسرائیل نے فلسطین میں جنگ برپا کر رکھی ہے، غزہ مکمل کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا لاکھوں افراد بے گھر بے یار و مددگار کوئی ان کا پرسان حال نہیں، سیکڑوں افراد شہید ہو چکے ہیں، بچے، بوڑھے، خواتین، نوجوان سبھی اسرائیلی بربریت کا نشانہ بن رہے ہیں، ۵۷ اسلامی عرب ممالک خواب خرگوش میں گم اپنے ہی ہمسایہ بھائیوں کی مدد کو نہیں پہنچے، قطر پر اسرائیلی حملہ نے خواب خرگوش کی نیند سوئے عربوں کو جگا دیا اسوقت جاگنا کس کام کا خرگوش تو دوڑ ہار چکا، عربوں اور تمام امت مسلمہ کو جو مراحل امتحان پیش ہے، وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک جامد اور دوسرے متحرک ایک ٹیکنالوجی نفس میں مرتکب ہے، اور دوسری شیطان کی سربراہی میں فعال ہے، نفس کی ٹیکنالوجی اس سے جامد ہے کہ مقاصد کی جدت نہیں اور نہ اس طریقہ کاری ہی کی جدت ہے، نفس وہ بنیادی زمین فراہم کر رہا ہے۔

جہاں شیطان شرارت کی تخم ریزی کرتا ہے، اور پھر شہوت خبیثہ کو تناور درخت بنا دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب اسرائیل کے ساتھ مل سعودی عرب میں نیون شہر کی تعمیر کر رہا ہے ارب ارب ڈالر امت مسلمہ کا سرمایہ سعودی عرب فضول کے تعمیری منصوبہ میں سرف کر رہا ہے، یہ ایک زہریلی گھاس ہے، جو عقل و معرفت کی توانا فصل کو برباد کر رہی ہے۔ اسرائیل ایک سنکی شخص کی طرح ہیں، جو نفس کی مخالفت ایسے بیماری کی طرح کرتا ہے جس کو کوئی صحت مند اچھا نہیں لگتا اسرائیل فلسطین کو تباہ کر چکا، ساتھ ہی ساتھ شام، یمن، ایران، لبنان، قطر پر بھی حملے کرتا رہا ہے، زمان و مکاں میں جبریت کا قائل ہونے کے بعد اخلاقیات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

مگر اس سوال کے حل کے لیے ہمیں خدا کے ضابطہ کار سے بھی کچھ آگہی چاہیے اور یہ بغیر مطالعہ مذہب ممکن نہیں مذہب کا نظریہ یہ ہے کہ دنیا امتحان گاہ ہے، فیصلہ کرنے کی جگہ نہیں ہے انسان افعال و اعمال سے آزمائے جا رہے ہیں، اور مداخلت کی کوئی صورت بھی نظام عدل کو متاثر کرتی نہیں نظر آتی جملہ احتساب کا وقت زمین یا زندگی نہیں بلکہ موت کے بعد وہ عرصۂ حیات ہے جس کی طوالت بھی اعداد و شمار سے باہر ہے۔ مکمل جبر حالات کے بغیر ممکن نہیں، امتحان میں انسان کو مدد تو مل سکتی ہے، مگر طرق امتحان بدلنے کی قدرت عطا نہیں ہوسکتی یہ عرصۂ حیات کسی بھی فیصلے کی ساعت تک نہیں پہنچ سکتا عروج و زوال کی صورت حال ظالم و مظلوم کا تعین نہیں کرتی بلکہ ظالم و مظلوم کی حیثیتیں بدلتی ہے، قوم بنی اسرائیل زوال سے اب عروج کو پہنچی ہے۔

دوسری جانب امت مسلمہ کا زوال ہی زوال جاری ہے۔ حاکم کو بھی حاکم کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے اور کبھی اسے محکوم کے انداز میں پرکھا جاتا ہے۔ خدائی نظام انتہائی معروضی ہے، اور اس میں کبھی بھی جذباتی تغیر کی کوئی گنجائش نہیں۔ سلطنتِ عثمانیہ کے خاتمے پر عرب نیشنلزم بھی امراء اور فوجی حکمرانوں کی سازش تھی جنھوں نے ایک بہت بڑی اسلامی خلافت کے ٹوٹنے سے فائدہ اٹھایا عربستان عرب نیشنلزم میں تبدیل ہو کر منتشر ہوگیا۔ علاقائی بادشاہت کی چاہ نے امت مسلمہ کی قوت کو ختم کر دیا۔

اشیاء کی ذخیرہ اندوزی ونقل وحمل (لاجسٹکس) میں کریئر

مومن فہیم احمد

کرئیر کاؤنسلر،

لیکچرر صمدیہ جونیر کالج، بھیونڈی

لاجسٹکس سے مراد سامان اور خدمات کو موثر طریقے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کی منصوبہ بندی، عمل درآمد اور کنٹرول کرنے کا عمل ہے۔ اس میں اشیاء کی نقل و حمل، اسٹوریج، اور سپلائی چین کے دیگر پہلوؤں کو شامل کیا جاتا ہے تاکہ وہ صحیح وقت پر صحیح جگہ پہنچ سکیں۔

لاجسٹکس کے اہم عناصر

نقل وحمل (Transportation): سامان کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانا، چاہے وہ بذریعہ سڑک، ریل، سمندر یا فضائی راستے سے ہو۔

اسٹوریج (Storage): سامان کو محفوظ اور منظم طریقے سے ذخیرہ کرنا تاکہ ضرورت کے وقت آسانی سے حاصل کیا جا سکے۔

پیکیجنگ (Packaging): سامان کو نقصان سے بچانے اور آسانی سے منتقل کرنے کے لیے مناسب پیکنگ کرنا۔

انوینٹری مینجمنٹ (Inventory Management): سامان کی مقدار کا حساب رکھنا اور اس کا موثر انتظام کرنا۔

سپلائی چین مینجمنٹ (Supply Chain Management): سامان کی پیداوار سے لے کر صارف تک پہنچنے تک کے تمام مراحل کی دیکھ بھال کرنا۔

خلاصہ یہ ہے کہ لاجسٹکس، جس میں لوگ، سہولیات اور سپلائز شامل ہوتی ہیں، پیچیدہ کارروائیوں کے تفصیلی ہم آہنگی اور نفاذ کو کہتے ہیں۔

لاجسٹکس میں کریئر: اگلا بڑا موقع کیوں ہے؟

انڈیا کا لاجسٹکس شعبہ زبردست تبدیلی سے گزر رہا ہے۔ جو ملک کے ترقی کے سب سے امید افزا شعبوں میں سے ایک ہے۔ پہلے یہ صرف ایک معاون کے کردار میں تھا لیکن اب واضح طور پر لاجسٹکس آج کلیدی صنعتوں جیسے مینوفیکچرنگ، ای کامرس، زراعت※ صارفین کے استعمال کی اشیاء (FMCG) اور فارماسیوٹیکلز (دواؤں) وغیرہ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ 2024 میں 4.228 بلین امریکی ڈالر کی مارکیٹ کے ساتھ اور 2030 تک 3.357 بلین امریکی ڈالر تک پہنچنے کی پیش گوئی کے ساتھ، یہ شعبہ 7.7 فیصد کی مضبوط سالانہ نمو (Growth) کا حامل ہے۔ جدید لاجسٹکس اب اشیا کو صرف ایک مقام سے دوسرے مقام جسے عرف عام میں "پوائنٹ A سے B میں منتقل کرنے" کے بارے میں نہیں ہے۔ اس میں سمارٹ ڈیٹا سے چلنے والے نظاموں کو ڈیزائن کرنا شامل ہے جو ضائع (Wastage) کو کم سے کم کرتے ہیں، رابطوں کو بہتر بناتے ہیں، اور مارکیٹ مانگ کو تشکیل دیتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت (AI)، انٹرنیٹ آف تھنگس (IoT)، اور پیش گوئی کے تجزیات جیسی ٹیکنالوجی کے انضمام کے ساتھ یہ صنعت زیادہ سے زیادہ صارفین تک پہنچنے اور ایک موثر نظام کے ذریعے اشیاء کو کم وقت میں بحفاظت ان تک پہنچانے کا ذریعہ بن گئی ہے۔ ۔ چونکہ کمپنیاں اپنی اشیاء کی فراہمی (سپلائی چینس) میں زیادہ بہتر کارکردگی، تیز رفتاری اور شفافیت کی تلاش میں ہیں اس سے لاجسٹکس، گودام اور سپلائی چین کے شعبے میں تربیت یافتہ پیشہ ور افراد کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔

ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے، خاص طور پر آپریشنز، تجزیات، اور منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنے والے افراد کے لیے لاجسٹکس ایک حوصلہ افزا اور روشن مستقبل پر مرکوز کیریئر کا راستہ پیش کرتا ہے- جو ترقی کے ساتھ حقیقی دنیا کے عملی تجربات سے روشناس کراتا ہے۔ حالیہ برسوں میں، بھارتی حکومت نے قومی ترجیح کے طور پر لاجسٹکس کو دوبارہ ترتیب دینے کے لیے فیصلہ کن اقدامات کیے ہیں۔ بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری اور پالیسی اصلاحات کے ذریعے، اس کا مقصد ایک مربوط، موثر، اور ٹیکنالوجی سے چلنے والا لاجسٹک ایکو سسٹم بنانا ہے جو عالمی مقابلہ آرائی میں ٹک سکے۔ اس تبدیلی کا مرکز پی ایم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان ہے جو کہ سڑکوں، ریلوے، بندرگاہوں، ہوائی اڈوں، اور لاجسٹک ہب میں ترقی کو ہم آہنگ کرنے کے لیے شروع کیا گیا 2.1 ٹریلین امریکی ڈالر کا اقدام ہے۔ ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر 16 وزارتوں کو یکجا کر کے، گتی شکتی مربوط عمل درآمد کو یقینی بناتی ہے، نقل کو کم کرتی ہے، اور پروجیکٹ کی ٹائم لائنز کو تیز کرتی ہے یہ جو لاجسٹکس کے اخراجات کو کم کرنے اور قابل اعتماد کو بہتر بنانے کی کلید ہے۔

قومی لاجسٹک پالیسی (NLP) بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے، جو اس عمل کو ہموار کرنے، شفافیت کو بڑھانے اور ایک ہنر مند لاجسٹک افرادی قوت بڑھانے کے لیے متعارف کرائی گئی ہے۔ یونیفائیڈ لاجسٹکس انٹرفیس پلیٹ فارم (ULIP) اور لاجسٹکس ڈیٹا بینک (LDB) جیسے ڈیجیٹل پلیٹ فارم اب سپلائی چین میں ریئل ٹائم میں ڈیٹا شیئرنگ کو فعال کر رہے ہیں۔ اس کی ایک اہم مثال مانیسر میں ملٹی موڈل کارگو ٹرمینل ہے، ایک جدید سہولت جو بغیر کسی رکاوٹ کے ریل اور روڈ فریٹ کو مربوط کرنے کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے، جس سے ٹرنا راؤنڈ اوقات (آنے جانے کے اوقات) میں نمایاں بہتری آتی ہے اور آپریشنل اخراجات میں کمی آتی ہے۔ ملک بھر میں، ملٹی موڈل لاجسٹکس پارکس اور ڈیڈیکیٹڈ فریٹ کوریڈورز (DFCs) کو زیادہ استطاعت اور تیز رفتار کارگو کی نقل و حرکت کو تقویت دینے کے لیے تیار کیا جارہا ہے۔

لاجسٹکس اب کوئی نظر انداز کرنے والا کام نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے برآمدی عزائم، صنعتی ترقی، اور ڈیجیٹل تبدیلی کا ایک اسٹریٹجک قابل بنانے والا ہے۔ طلباء اور پیشہ ور افراد کے لیے، یہ بہت سارے مواقع فراہم کرتا ہے جو پالیسی، بنیادی ڈھانچے، اور ایک واضح قومی وژن کی حمایت سے حاصل ہے۔

کیریئر کے متنوع راستے

لاجسٹکس کے شعبے میں مختلف نوعیت کے ہنرمند پیشہ ور افراد کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ انٹری لیول کوآرڈینیٹر سے لے کر اسٹریٹجک منصوبہ سازوں اور ٹیکنالوجی کے ماہرین تک۔ روایتی مفروضوں کے برعکس، آج لاجسٹکس میں کیریئر صرف گوداموں یا نقل و حمل تک محدود نہیں ہیں۔ وہ آپریشنز، تجزیات، پائیداری، اور ڈیجیٹل اختراع پر محیط ہیں۔

سپلائی چین (اشیاء کی فراہمی کا باضابطہ نظم) اور لاجسٹک مینجمنٹ

یہ جدید کاروباری آپریشنز کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اس شعبہ میں پیشہ ور سپلائرز (اشیاء فراہم کرنے والے)، مینوفیکچررس (اشیاء تیار کرنے والی کمپنیاں)، ویئر ہاؤسز (گودام کی خدمات فراہم کرنے والے تجارتی ادارے) اور خوردہ فروشوں (ہول سیلر اور ریٹیلرس) تک سامان کی موثر نقل و حرکت (ٹرانسپورٹیشن) کو یقینی بناتے ہیں۔ ان میں لاجسٹک کوآرڈینیٹر، آپریشنز مینیجرز، اور فریٹ پلانرس شامل ہیں، یہ سبھی کم وقت میں، لاگت کو بہتر بنانے، اور کسٹمر کے اطمینان کو یقینی بنانے میں اہم کردار ہیں۔

گودام کاری اور تقسیم

ہندوستانی لاجسٹکس میں گودام اشیاء کی بنیادی ذخیرہ اندوزی سے اس کی بروقت موثر تقسیم میں اہم مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ان میں گودام کے نگران، انوینٹری مینیجرز، اور آٹومیشن ماہرین شامل ہیں جو روبوٹکس، RFID ٹیگنگ، اور ریئل ٹائم ڈیٹا اینالیٹکس کا استعمال کرتے ہوئے کارکردگی کی نگرانی کرتے ہیں۔

ٹرانسپورٹیشن اور فلیٹ آپریشنز

ہندوستان کا وسیع جغرافیہ اچھی طرح سے منظم سڑک، ریل، ہوائی اور سمندری نقل و حمل کے نیٹ ورکس کا مطالبہ کرتا ہے۔ فلیٹ مینیجرز، روٹ آپٹیمائزیشن ماہرین اور ٹرانسپورٹیشن پلانرس گاڑیوں کے زیادہ سے زیادہ استعمال اور ترسیل کے وقت کو کم سے کم کرنے کے لیے تیزی سے سافٹ ویئر ٹولز اور ٹیلی میٹکس کا استعمال کر رہے ہیں۔

ای کامرس اور لاسٹ مائل لاجسٹکس

ای کامرس کے عروج کے ساتھ تیز رفتاری اور بہتر سہولتوں پر مشتمل خدمات فراہم کرنا صنعتوں کے لیے ایک ترجیح بن گیا ہے۔ لاجسٹکس کے پیشہ ور یہاں تکمیلی نظام، ریئل ٹائم ٹریکنگ، ریورس لاجسٹکس، اور کسٹمر کے تجربے پر کام کرتے ہیں۔ یہ افراد اکثر تکنیکی مہارتوں کو زمینی آپریشنل سمجھ بوجھ کے ساتھ جوڑتے ہیں۔

لاجسٹک ٹیکنالوجی اور تجزیات

ڈیجیٹل انقلاب نے اس شعبہ میں ٹیکنو سیوی (ٹیکنیکل میں مہارت کے حامل افراد) کی اہمیت کو بڑھا دیا ہے۔ ڈیٹا تجزیہ کار، سپلائی چین ماڈلرز، اور AI ماہرین کمپنیوں کی مانگ کی پیش گوئی کرنے والے، خودکار روٹنگ، اور پائیداری کو بہتر بنانے میں مدد کر رہے ہیں۔ یہ افراد ڈیٹا سائنس، انجینئرنگ، یا آپریشنز ریسرچ میں پس منظر کے حامل امیدواروں ہوتے ہیں۔

گرین لاجسٹکس اور پائیداری

ماحولیات کے اہداف کو حاصل کرنے کے ساتھ، گرین لاجسٹکس جیسے کاربن آڈیٹنگ، سرکلر سپلائی چینز، اور ای وی (برقی گاڑیوں) پر مبنی ترسیل کا نظام تیزی سے ابھر رہا ہے۔ اس کے پیشہ ور افراد ماحولیاتی تامل اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے اختراعی کاموں میں مہارت رکھتے ہیں۔

بین الاقوامی لاجسٹکس اور تجارتی تعمیل

عالمی تجارت میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے، کسٹم دستاویزات، تجارتی معاہدے اور سرحد پار لاجسٹکس کے شعبے میں مختلف مواقع فراہم کرتی ہیں۔ ہندوستان کے برآمدی اقدامات میں اضافہ کے ساتھ، بین الاقوامی ضابطوں کو نیویگیٹ کرنے اور پیچیدہ عالمی سپلائی چینز کو منظم کرنے میں ماہر پیشہ ور افراد کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ کردار نہ صرف مسابقتی تنخواہوں اور کیریئر کی ترقی کی پیشکش کرتے ہیں بلکہ مقصد کا احساس بھی فراہم کرتے ہیں- جو ہندوستان کی اقتصادی ترقی، ڈیجیٹل تبدیلی، اور عالمی انضمام میں براہ راست تعاون کرتے ہیں۔ مہارت کے تقاضے اور تعلیمی راستے لاجسٹکس میں کیریئر تجزیاتی سوچ، آپریشنل ذہانت، اور متحرک حالات میں کام کرنے کی صلاحیت کے منفرد امتزاج کا مطالبہ کرتا ہے۔ جیسا کہ یہ شعبہ تیزی سے ڈیجیٹل اور باہم مربوط ہوتا جارہا ہے، خواہشمندوں کو اپنے آپ کو بنیادی علم اور ترقی کی منازل طے کرنے کے لیے مستقبل کے لیے تیار مہارت دونوں سے لیس کرنا چاہیے۔

کالج ڈگری لاجسٹکس کے پیشے میں کوئی واحد راستہ نہیں ہے۔ طلباء اپنی دلچسپیوں اور کیریئر کے اہداف کے لحاظ سے مختلف تعلیمی اور پیشہ ورانہ راستوں سے اس میدان میں داخل ہو سکتے ہیں

انڈر گریجویٹ ڈگری: لاجسٹکس یا سپلائی چین مینجمنٹ میں اسپیشلائزیشن کے ساتھ بیچلر ان بزنس ایڈمنسٹریشن (BBA) ایک مقبول کورس ہے۔ انجینئرنگ کے طلباء خاص طور پر میکینیکل، سول، آئی ٹی، اے آئی، ڈیٹا سائنس یا صنعتی انجینئرنگ میں لاجسٹکس اور انفراسٹرکچر مینجمنٹ میں مواقع تلاش کرسکتے ہیں

پوسٹ گریجویٹ ڈگری: ایک ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (MBA) جس نے لاجسٹکس، سپلائی چین، یا آپریشنز مینجمنٹ میں مہارت حاصل کی ہے، لاجسٹکس میں ان پیشہ ور افراد کی بڑی مانگ ہے۔ سرفہرست ہندوستانی ادارے اور بین الاقوامی یونیورسٹیاں ایسے پروگرام پیش کرتی ہیں، جن میں اکثر انٹرنشپ اور صنعتی منصوبے شامل ہیں۔

ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام: اپنی مہارتوں کو جلا بخشنے کے لیے ڈپلومہ اور پیشہ ورانہ سرٹیفیکیشن کے لیے چارٹرڈ انسٹی ٹیوٹ آف لاجسٹک اینڈ ٹرانسپورٹ، یا APICS/ASCM سے) انوینٹری کنٹرول، ویئر ہاؤسنگ، ٹرانسپورٹ اکنامکس، اور لاجسٹکس ٹیکنالوجی میں عملی مہارت حاصل کرسکتے ہیں۔

ٹیکنالوجی اور تجزیات کے کورسز: جیسے جیسے یہ شعبہ ڈیٹا پر مبنی ہوتا ہے، ڈیٹا کے تجزیہ (Data Analysis) میں مختصر مدت کے سرٹیفیکیشن، لاجسٹکس ٹیک پلیٹ فارم، مصنوعی ذہانت، اور ERP ٹولز جیسے SAP یا Oracle نمایاں طور پر ملازمت کی صلاحیت کو بڑھا سکتے ہیں۔

اس شعبے میں درج ذیل مہارتوں کے حامل پیشہ ور افراد کی مانگ میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔

آپریشنل منصوبہ بندی اور رابطہ: نقل و حمل، اسٹوریج اور تقسیم میں بغیر کسی رکاوٹ کے عمل کو ڈیزائن اور ان کا نظم کرنے کی صلاحیت ضروری ہے۔

ڈیٹا لٹریسی اور ڈیجیٹل ٹولز: ایکسل، ڈیٹا ویژولائزیشن، انوینٹری سافٹ ویئر، اور اینالیٹکس پلیٹ فارمز میں مہارت تیز، شواہد پر مبنی فیصلہ سازی کے قابل بناتی ہے۔

کمیونیکیشن اور ٹیم ورک: لاجسٹکس میں محکموں اور ٹائم زونز میں کام کرنا شامل ہے۔ ٹیموں، دکانداروں اور کلائنٹس کے انتظام کے لیے مضبوط مواصلت اور بین ذاتی مہارتیں بہت ضروری ہیں۔

مسئلہ کا حل اور موافقت: تاخیر، رکاوٹوں، یا غیر متوقع چیلنجز کا پرسکون، ساختی حل کے ساتھ جواب دینے کی صلاحیت بہت قابل قدر ہے۔

پائیداری اور تعمیل سے متعلق آگاہی: ماحولیاتی معیارات، مزدوری کے قوانین، اور بین الاقوامی تجارتی ضوابط کو سمجھنا تیزی سے اہم ہوتا جارہا ہے۔ صنعت کی حمایت یافتہ تربیت تعلیمی اداروں اور صنعت کے درمیان فرق کو ختم کرنے کے لیے، اب بہت سی کمپنیاں تعلیمی اداروں کے ساتھ داخلی گریجویٹ ٹرینی پروگرام، اپرنٹس شپس اور سرٹیفیکیشن پارٹنر شپس پیش کرتی ہیں۔ یہ ویئر ہاؤسنگ، پروکیورمنٹ، اور ڈیجیٹل لاجسٹکس کا تجربہ فراہم کرتے ہیں، جو کہ نئے گریجویٹس کو پہلے دن سے ملازمت کے لیے تیار کرتے ہیں۔ صحیح ہنر مندی کی تعمیر اور ٹارگیٹڈ تعلیم حاصل کرنے سے طلباء کے ساتھ ساتھ پیشہ ور افراد بھی اعتماد کے ساتھ اس اعلیٰ ترقی کے شعبے میں قدم رکھ سکتے ہیں۔

غزل

کے انیس اظہر

بڑی پیٹ، وانمباڑی، ویلور، تامل ناڈو

عالم ہوش سے گذر جاؤ
موت آنے سے پیشتر جاؤ
دل میں رہنا کوئی گناہ نہیں
کون کہتا ہے دربدر جاؤ
اس قدر دوستی نہیں اچھی
دشمنی ایک بار کر جاؤ
کیوں تکلف سے کام لیتے ہو
میرا دامن گلوں سے بھر جاؤ
دل نوازی فریب، لگتی ہے
اپنے دعووں سے کچھ مکر جاؤ
اپنی سانسوں کا اعتبار نہیں
پرسش حال کچھ تو کر جاؤ
آج نادم اظہر لگتے ہیں!
بندہ پرور ذرا ٹھہر جاؤ